خالد اسحاق

ستمبر ۲۰۱۰

ماہنامہ راہنمائے عملیات لاہور

جناب عکرمہ رضی اللہ عنہ

ان مضامین کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ عوام کو اصحاب رسول ﷺ کا تعارف کروایا جائے اور ان کی خدمات پر روشنی ڈالی جائے ہمارے ہاں چند اصحابؓ کے بارے لوگوں کو علم ہے۔ باقی اصحابؓ رسول کی خدمات سے عام لوگ لاعلمی کا شکار ہیں۔

جناب عکرمہؓ نبی رحمت ﷺ کی دعوت حق و ہدایت کے وقت اپنی عمر کی تیسری دہائی میں تھے۔ حسب ونسب سے قریش کے معزز ترین خاندان سے تعلق اور دولت وثروت کے لحاظ سے ان میں سب سے فائق تھے۔ باپ آڑے نہ آتا تو اپنے ہم عمروں سعد بن ابی وقاصؓ اور مصعب بن عمیرؓ کی طرح بہت پہلے مشرف بہ اسلام ہو جاتے۔

باپ کا نام ''ابوجہل'' تھا۔ خود عکرمہ ابن ابی جہل مخزومی ہیں۔ عکرمہ کا شمار قریش کے معدودے چند سربرآوردہ رئیسوں اور اس کے نامور شہسواروں میں ہوتا تھا۔

عکرمہ ابن ابی جہل نے خود کو اس حال میں پایا کہ وہ اپنے باپ کی مرضی کے مطابق محمد ﷺ کی مخالفت کرنے پر مجبور ہے۔ چنانچہ اس نے اہل اسلام پر ایسی عقوبتیں نازل کیں کہ اس کے باپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوگئیں۔

جنگ بدر میں اہل مکہ کی شکست اور والد کی موت کا بدلہ اور دیگر ہم خیال مشرکین قریش جن کے آباء جنگ بدر میں مارے گئے تھے انتقام کی صورت اختیار کر گیا جو جنگ اُحد کی شکل اختیار کر گیا۔ عکرمہ نے اپنی بیوی ام حکیم کو بھی ساتھ لیا تاکہ وہ عورتوں کے ساتھ شامل ہو کر صفوں کے پیچھے کھڑی ہو جائے اور دف بجا بجا کر قریش کو قتال پر برانگیختہ کریں اور ان کو میدان جنگ میں ثابت قدم رکھنے کی کوشش کریں۔ میمنہ پر خالد بن ولید اور میسرہ پر عکرمہ بن ابی جہل کو متعین کیا گیا جن کی جرات وشجاعت سے قریش کا پلہ جناب محمد ﷺ اور ان کے اصحاب پر بھاری ہو گیا اور اس کے نتیجے میں وہ فتح وکامرانی سے ہمکنار ہوئے جس پر ابوسفیان کی فرط مسرت سے چیخ نکل گئی کہ ''یہ جنگ بدر کا بدلہ ہے'' (سیرت ابن ہشام، صفحہ ۳۸۳)۔

فتح مکہ کے موقع پر جب قریش نے دیکھا کہ



محمد ﷺ اور ان کے اصحاب کے راستے ان کو تاب مقاومت نہیں تو انہوں نے طے کیا کہ ان کے راستے سے ہٹ جائیں۔ لیکن عکرمہ اور اس کے کچھ ہم خیال ساتھی قریش کے اس فیصلے کے علی الرغم جنگ کا ارادہ لیے مکہ سے نکل پڑے اور مسلمانوں کے لشکر جرار کے سامنے جاڈٹے۔ لیکن جناب خالد بن ولیدؓ نے ایک معمولی جھڑپ کے بعد انہیں شکست دے کر بھاگنے پر مجبور کر دیا۔ اس جھڑپ میں چند آدمی مارے گئے اور باقی میدان چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ مفرورین میں عکرمہ ابن ابی جہل بھی تھا لیکن ساتھ ہی وہ سخت حیرانی و سراسیمگی سے دوچار تھا کہ اس کے لیے وہاں کوئی جائے پناہ نہیں رہ گئی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے قریش کے ان تمام جرائم کو معاف کر دیا تھا جو انہوں نے آپ ﷺ کے مقابلے میں کیے تھے۔ البتہ اس عام معافی سے چند مجرموں کو مستثنیٰ قرار دیا گیا اور نام لے لے کر حکم دیا گیا انہیں قتل کر دیا جائے خواہ وہ غلاف کعبہ میں چھپے ہوئے ہی کیوں نہ ملیں۔ ان لوگوں میں عکرمہ ابن ابی جہل کا نام سرفہرست تھا۔ اس لیے اپنی جان کے خوف سے وہ چھپ کر مکہ سے نکلا اور یمن کی طرف چل پڑا۔

عکرمہ کی بیوی ام حکیم اور ہند بنت عتبہ دس دوسری عورتوں کے ہمراہ نبی کریم ﷺ کی بیعت کرنے کے ارادے سے آپ ﷺ کی قیام گاہ پر پہنچیں۔ ہند نے اپنا چہرہ نقاب میں چھپا رکھا تھا۔ اس نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔

''اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ کا شکر ہے کہ اس نے اپنے پسندیدہ دین کو غالب کر دیا۔ میں آپ کے ساتھ اپنی نسبی اور خاندانی قرابت کا واسطہ دے کر آپ سے خیر اور حسن سلوک کی خواستگار ہوں۔ میں آپ کی تصدیق کرنے والی ایک مسلمان عورت ہوں''۔ پھر اس نے اپنے چہرے سے نقاب سرکاتے ہوئے کہا ''اللہ کے رسول ﷺ! میں عتبہ کی بیٹی ہند ہوں''۔ آپ ﷺ نے فرمایا ''میں تمہیں مرحبا کہتا ہوں اور تمہارا خیر مقدم کرتا ہوں''۔ اس نے پھر کہا ''اللہ کی قسم! اے اللہ کے رسول ﷺ! آج سے پہلے روئے زمین پر کوئی ایسا گھر نہ تھا جس کی ذلت ورسوائی مجھے آپ ﷺ کے گھر کی ذلت و رسوائی سے زیادہ پسند ہو۔ مگر اب یہ حال ہے کہ دنیا کا کوئی گھر میرے نزدیک آپ ﷺ کے گھر سے زیادہ معزز نہیں ہے''۔ (صحیح بخاری، کتاب مناقب الانصار، حدیث ۳۸۲۵۔ صحیح مسلم، کتاب الاقضیہ، باب قضیہ ہند)۔

اس کے بعد عکرمہ کی بیوی ام حکیم کھڑی ہوئی۔ پہلے تو اپنے اسلام کا اظہار کیا، پھر یوں گویا ہوئی ''اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ انہیں امان بخش دیں، اللہ آپ کو امان دے گا''۔ نبی ﷺ نے اس کی درخواست سن کر ارشاد فرمایا ''عکرمہ ابن ابی جہل کو امان دی جاتی ہے''۔

شوہر کی جاں بخشی کا اعلان سن کر ام حکیمؓ اسی وقت اپنے رومی غلام کو ساتھ لے کر ان کی تلاش میں نکل

پڑیں۔ دوران سفر غلام کی نیت خراب ہوگئی اور اس نے ان پر ڈورے ڈالنا شروع کر دیئے۔ وہ اسے امید دلاتی اور ٹالتی ہوئی عرب کے ایک قبیلہ میں پہنچ گئیں۔ وہاں اہل قبیلہ سے مدد کی طالب ہوئیں۔ جنہوں نے غلام کو قید کرلیا۔ آپؓ نے تن تنہا اپنا سفر جاری رکھا اور آخرکار تہامہ کے علاقے میں سمندر کے کنارے عکرمہ کو پالیا۔ عکرمہ مسلمان ملاح سے گفتگو کر رہا تھا کہ اس کو پار پہنچا دے۔ مگر ملاح اس بات پر مصر تھا کہ پہلے تم اخلاص کا اظہار کرو اور کہو **اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمد رسول اللہ**۔

عکرمہ نے کہا کہ ''اسی سے بھاگ کر تو میں یہاں آیا ہوں'' گفتگو جاری تھی کہ ام حکیمؓ عکرمہ کے پاس پہنچ گئیں اور اس سے بولیں:۔

''میرے ابن عم! میں تمہارے پاس سب سے افضل، سب سے نیک اور سب سے اچھے انسان کی طرف سے آئی ہوں۔ میں تمہارے پاس محمد بن عبداللہ ﷺ کی طرف سے آئی ہوں۔ میں نے ان سے تمہاری جان بخشی کا وعدہ لے لیا ہے۔ تم اپنی جان کو ہلاکت میں نہ ڈالو''۔

عکرمہ نے پوچھا کہ ''کیا تم نے خود ان سے بات کی ہے؟'' انہوں نے جواب دیا ''ہاں! میں نے خود بات کی ہے اور انہوں نے تم کو امان دی ہے''۔ آخر کار یقین دہانی کے بعد واپسی اختیار کی۔ دوران سفر انہوں نے غلام کی خباثت نفس کا ذکر کیا جس کو عکرمہ نے مسلمان ہونے سے پہلے وہاں پہنچ کر قتل کر دیا۔

اثنائے سفر میں جب وہ دونوں ایک منزل پر رکے تو عکرمہ نے بیوی سے خلوت کی خواہش ظاہر کی لیکن انہوں نے سختی سے انکار کرتے ہوئے کہا ''میں ایک مسلمان عورت ہوں اور تم ابھی مشرک ہو''۔ عکرمہ نے اس بات پر تعجب کا اظہار کرتے ہوئے کہا ''وہ بات جو تمہیں میرے ساتھ خلوت سے روک دے یقیناً کوئی نہایت ہی بڑی بات ہوگی''۔ جب عکرمہ مکہ کے قریب پہنچا تو رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا:۔

''عکرمہ ابن ابی جہل بہت جلد ایک مومن و مہاجر کی حیثیت سے تمہارے پاس پہنچنے والا ہے۔ اس کے باپ کو برا مت کہنا، مردے کو برا کہنے سے زندہ کو اذیت پہنچتی ہے اور میت کو اس کی خبر بھی نہیں ہوتی''۔

اس کے تھوڑی ہی دیر بعد عکرمہ اپنی بیوی ام حکیمؓ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں پہنچ گیا۔ نبی ﷺ اسے دیکھتے ہی فرط مسرت سے اچھل پڑے اور چادر کے بغیر ہی اس کے استقبال کے لیے لپکے۔ پھر جب نبی ﷺ اپنی جگہ پر آ کر بیٹھ گئے تو عکرمہ نے کھڑے کھڑے عرض کیا ''محمد (ﷺ) ام حکیم نے مجھے بتایا ہے کہ آپ نے مجھے امان دے دی ہے''۔ نبی ﷺ نے جواب دیا ''اس نے صحیح کہا ہے۔ تم مامون ہو''۔

اس نے دوبارہ سوال کیا ''اے محمد (ﷺ) آپ مجھے کس بات کی دعوت دیتے ہیں؟''

''میں تمہیں اس بات کی دعوت دیتا ہوں کہ تم گواہی دو کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی دوسرا لائق عبادت و پرستش نہیں اور اس بات کی کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں اور اس بات کی کہ تم زکوۃ دو''۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارکان اسلام گناتے ہوئے فرمایا۔

عکرمہ نے کہا ''اللہ کی قسم! آپ نے حق کی دعوت دی اور خیر کا حکم دیا۔ واللہ! آپ اس دعوت سے پہلے بھی ہم میں سب سے سچے اور نیکوکار تھے''۔ یہ کہہ کر اس نے بیعت کے لیے اپنا ہاتھ بڑھا دیا اور کلمہ شہادت پڑھ کر دائرۂ اسلام میں داخل ہو گیا (سیرت النبیؐ / امام ابن کثیر ۲: ۳۹۲، ۳۹۳)۔

اسلام لانے کے بعد جناب عکرمہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی ''اللہ کے رسول ﷺ! مجھے سب سے اچھی چیز بتا دیجئے تاکہ میں اسے برابر پڑھا کروں''۔

''**اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ**'' پڑھا کرو۔ نبی ﷺ نے جواب دیا۔ وہ بولے ''اس کے بعد کیا؟''۔ فرمایا ''یہ

کہو کہ میں اللہ تعالیٰ اور حاضرین کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ ''میں مسلم ہوں، مجاہد ہوں اور مہاجر ہوں'' اور عکرمہؓ نے یہ کہہ دیا۔

اس وقت نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ ''آج تم جو چیز بھی مجھ سے مانگو گے وہ تمہیں عطا کروں گا''۔

''میں چاہتا ہوں کہ میں نے آپ کے ساتھ جتنی عداوت کی، جہاں کہیں بھی آپ کے مدمقابل ہوا اور آپ کے خلاف جو بات بھی، خواہ آپ کے روبرو یا پس پشت کہی ہو ان سب سے میرے لیے مغفرت کی دعا فرمائیں''۔ عکرمہؓ نے زبان سوال کھولی۔

تو رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے دعا کی ''اے اللہ! ہر اس عداوت سے عکرمہ کی مغفرت فرما جو اس نے میرے ساتھ کی اور معاف فرما دے اس کی ہر اس سرگرمی کو جس کے ذریعہ سے اس نے تیرے نور کو بجھانے کی کوشش کی اور درگزر فرما اس کی ہر اس حرکت کو جو اس نے میری آبرو سے کھیلتے ہوئے میرے سامنے یا میری عدم موجودگی میں کی ہو''۔ اس دعا کو سن کر جناب

باقی صفحہ ۳۹ پر......

35

ستمبر 2010 کے مؤثر عملیات نظرات کواکب

ناز راٹھور

راہنمائے عملیات میں دیا کوئی بھی نقش و عمل تیار کرنے سے قبل ان ہدایات کو بغور پڑھ لیں۔

غلط طرز عمل: راہنمائے عملیات میں درج تمام اعمال استفادہ قارئین کے لیے شائع کیے جاتے ہیں، ان کا غلط استعمال کرنے والا نتائج کا خود ذمہ دار ہوگا۔

اوقات: ان صفحات میں نظرات کے جو اوقات درج ہیں ان میں کسی شہر کے لیے کچھ جمع تفریق کرنے کی ضرورت نہیں۔ ان اوقات کے مطابق کام کریں۔ ہاں ساعت کے اوقات ہر شہر کیلیے فرق ہوں گے۔ سو اس کا لحاظ رکھیں۔

رجال الغیب: عملیات میں خیال کیا جاتا ہے کہ رجال الغیب حرکت کرتے ہیں اور اس وجہ سے ان کی سمت تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ سو جب عمل کرنے بیٹھیں تو ان کی طرف منہ کر کے سلام کریں (اسلام علیکم یا رجال الغیب) اور پھر ان کی طرف پشت کر کے عمل تحریر کریں۔ ذیل میں تحریر ہے کن تاریخوں میں یہ کس سمت ہوتے ہیں۔ مشرق-۷-۱۴-۲۲-۱۹ شمال مشرق-۶-۲۱-۲۸ شمال-۸-۱۵-۲۳-۳۰ شمال مغرب-۵-۱۳-۲۰ مغرب-۴-۱۲-۱۹-۲۷ جنوب مغرب-۲-۱۰-۱۷-۲۵ جنوب مشرق-۱-۹-۱۶-۲۴۔ تاہم یہ کوئی حتمی حکم نہیں۔ آپ کعبہ کی سمت بھی اختیار کر سکتے ہیں۔ میرے ذاتی خیال میں یہ زیادہ معتبر، موثر اور ایمان کے نزدیک ہے۔ مسلمانوں کا اصل روحانی قبلہ کعبۃ اللہ ہے۔

حصار: ۴ دی اعمال کے دوران حصار کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے تین دفعہ درود شریف پڑھیں اور پھر تین مرتبہ آیت الکرسی پڑھیں اور پھر تین دفعہ درود شریف پڑھ کر اپنے اوپر اچھی طرح پھونک لیں اور اپنے اردگرد جتنے حصے میں دوران عمل آپ نے حرکت کرنی ہے، دائرہ بنا لیں۔ یہ دائرہ سادہ انگلی پھیرنے یا لوہے کی نوک دار شے سے بھی بنا سکتے ہیں۔

صلوۃ حاجت: عمل شروع کرنے سے قبل اور بعد میں دو رکعت صلوۃ حاجت ادا کریں اور حصول مقصد کے لیے صدق دل سے دعا کریں۔

صدقہ: نقش لکھنے کے بعد صدقہ ضرور دیں۔ ہر عمل کا صدقہ الگ دیں، ورنہ رجعت کا امکان رہتا ہے۔ صدقہ کا بندوبست نقش لکھنے سے قبل کریں۔ ایک دفعہ رجعت ہو جائے تو علاج مشکل ہوتا ہے اور کافی تکلیف اور پریشانی اٹھانا پڑتی ہے۔ گنجائش کے مطابق مرغ وغیرہ یا چاول یا اناج بطور صدقہ دے دیں۔

سیاہی: سعد کاموں کے لیے نقش زعفران سے تحریر کریں اور قلم کسی میٹھے پھل دار پودے کی شاخ کا بنا لیں۔ نحس کاموں کے لیے نقش کالی سیاہی سے تحریر کریں اور قلم لوہے کی نب والا لے لیں۔

بخور: سعد مقاصد کے لیے زعفران اور برادہ صندل کا بخور جلا لیں۔ نحس مقاصد کے لیے رال اور کالی مرچ کا بخور جلائیں۔

لباس: نقش لکھتے وقت کپڑے اور جو بھی دیگر لباس ہو، پاک صاف ہوں، لازم دھیان رکھیں۔

چال: نقوش کے ہمراہ چال بھی درج ہے۔ سو ہر نقش بمطابق چال تحریر کریں۔ وہ تمام نقوش جو چال کے مطابق نہیں ہوتے ان کے موثر ہونے میں شبہ ہے۔ بلا چال نقش غلط اور اُصول عملیات کے خلاف ہے۔ نقش ہمیشہ چال کے مطابق لکھنا چاہیے۔

اثر نظر: نظر بنانے والا کوکب رجعت یا کمزور حالت میں ہو تو نظر کا اثر قوی نہیں ہوتا۔ اس حوالے سے نظرات کے موثر ہونے یا نہ ہونے والا مضمون پڑھ لیں، کافی راہنمائی ملے گی۔

اجازت: راہنمائے عملیات کے تمام قارئین کو اپنی ذات کے لیے یہ عمل تیار کرنے کی مکمل اجازت ہے۔ تاہم یاد رکھیں، بے مقصد، تجرباتی، دوسرے افراد کے لیے اور با مقدار کثیر نقوش تیار کرنے سے رجعت ہو سکتی ہے۔

مزید معلومات اور حصول علم کے لیے ایڈیٹر راہنمائے عملیات کی عملیات کے موضوع پر شائع شدہ کتب جن کی تفصیل اس میگزین کے آخر میں دی گئی ہے کا مطالعہ کریں۔ خاص طور پر "اُصول و قواعد عملیات" ایک راہنما کتاب ہے۔ اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

فنی صلاحیتوں کی تقویت

زہرہ تثلیث نیپچون

	ابتدائے نظر	تکمیل نظر	اختتام نظر
تاریخ	03-09-2010	04-09-2010	06-09-2010
وقت	17-54	22-11	02-53

وہ لوگ جو موسیقی، اداکاری اور ایسے دیگر فنون سے وابستہ ہیں اور صلاحیت ہونے کے باوجود اُس مقام پر نہیں جو انہیں ملنا چاہیے کے لیے یہ عمل تحریر کیا جا رہا ہے۔ اس عمل سے آپ کے ہنر و صلاحیتوں کو تقویت ملے گی اور ہر جگہ اپنی فنی صلاحیتوں کو منوا سکیں گے۔

آبی نقش کو تعداد میں دو تیار کریں۔ ایک نقش کو پانی میں گھول کر اکیس دن تک روزانہ بعد نماز فجر پئیں اور دوسرے نقش کو ندی میں بہا دیں۔ بادی نقش کو تیار کر کے اپنے بازو پر باندھ لیں۔ نقوش کو تیار کرتے ہوئے وقت شروع میں دی گئی ہدایات کا خاص دھیان رکھیں۔ انشاء اللہ ان اعمال کے استعمال سے آپ کی ساری ہچکچاہٹ دور ہو جائے گی اور بھرپور طریقے سے صلاحیتوں کا اظہار کر پائیں گے۔

آبی چال

۱۱	۸	۱	۱۴
۲	۱۳	۱۲	۷
۱۶	۳	۶	۹
۵	۱۰	۱۵	۴

نقش ←

یااللہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یااللہ

۵۶۰	۵۵۷	۵۴۹	۵۶۳
۵۵۰	۵۶۲	۵۶۱	۵۵۶
۵۶۵	۵۵۱	۵۵۵	۵۵۸
۵۵۴	۵۵۹	۵۶۴	۵۵۲

یااللہ یااللہ

بادی چال

۱۴	۱	۸	۱۱
۷	۱۲	۱۳	۲
۹	۶	۳	۱۶
۴	۱۵	۱۰	۵

نقش ←

یااللہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یااللہ

۵۶۳	۵۴۹	۵۵۷	۵۶۰
۵۵۶	۵۶۱	۵۶۲	۵۵۰
۵۵۸	۵۵۵	۵۵۱	۵۶۵
۵۵۲	۵۶۴	۵۵۹	۵۵۴

یااللہ یااللہ

زبان کی ہکلاہٹ دور کرنے کے لیے

عطارد تسدیس زہرہ

	ابتداء نظر	اختتام نظر
تاریخ	15-09-2010	18-09-2010
وقت	16-28	20-48

زبان کی ہکلاہٹ ایک ایسا مسئلہ ہے جو کہ اچھے بھلے ذہین اور چست بندے کو بھی کسی نہ کسی مقام پر آ کر کمزور کر جاتا ہے۔ بہت سے لوگ ایسے ہیں جو بولنے اور لکھنے میں روانی ظاہر نہیں کر پاتے۔ اس ہکلاہٹ کی وجہ سے وہ اپنی صلاحیتوں کو ظاہر نہیں کر پاتے اور پیچھے رہ جاتے ہیں۔ بولنے اور لکھنے میں روانی نہ ہونے کا مطلب ہے صلاحیتوں کو زنگ لگنا ہے۔

یہ عمل بھی خاص طور پر راہنمائے عملیات کے قارئین کے لیے تحریر کیا جا رہا ہے تا کہ وہ زندگی میں آگے بڑھ سکیں اور ساتھ میں ہمیں بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ دیئے گئے آبی نقش کو اکیاون دن پانی میں حل کر کے صبح و شام پئیں۔ بادی نقش کو اپنے کمرے میں کسی اونچی جگہ پر لٹکا دیں۔ انشاء اللہ جلد حصول مقصد ممکن ہو گا۔

آبی چال

۱۱	۸	۱	۱۴
۲	۱۳	۱۲	۷
۱۶	۳	۶	۹
۵	۱۰	۱۵	۴

نقش ←

یااللہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یااللہ

۸۴۳	۸۴۰	۸۳۳	۸۴۶
۸۳۴	۸۴۵	۸۴۴	۸۳۹
۸۴۸	۸۳۵	۸۳۸	۸۴۱
۸۳۷	۸۴۲	۸۴۷	۸۳۶

یااللہ یااللہ

بادی چال

۱۴	۱	۸	۱۱
۷	۱۲	۱۳	۲
۹	۶	۳	۱۶
۴	۱۵	۱۰	۵

نقش ←

یااللہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یااللہ

۸۴۶	۸۳۳	۸۴۰	۸۴۳
۸۳۹	۸۴۴	۸۴۵	۸۳۴
۸۴۱	۸۳۸	۸۳۵	۸۴۸
۸۳۶	۸۴۷	۸۴۲	۸۳۷

یااللہ یااللہ

دشمن کو مقروض کرنا

شمس مقابلہ مشتری

	ابتداء نظر	تکمیل نظر	اختتام نظر
تاریخ	20-09-2010	21-09-2010	22-09-2010
وقت	19-00	16-36	14-12

ایک ایسا عمل جو آپ کے دشمن کو مقروض بنا دے۔ اس عمل کے استعمال سے کچھ ہی دن میں آپ کا دشمن تنگدستی کا شکار ہونے لگے گا۔ وہ یہ سمجھنے سے قاصر ہو گا کہ اُس کی تنگدستی کی وجہ کیا ہے۔ مسائل کو حل کرنے کی کوشش میں وہ اُن میں مزید گھرتا چلا جائے گا۔

دیئے گئے چار آتشی نقوش تیار کریں اور بلا ناغہ روز آدھی رات کے بعد انہیں جس کے لیے عمل کرنا مطلوب ہو کے گھر میں یا اُس کے قریب دفن کر دیں۔ خاکی نقش کو شروع میں دی گئی ہدایات کے مطابق تیار کریں اور کسی ویران جگہ پر جا کر دفنا دیں۔ عمل کے غلط مقاصد کے حصول کے نتیجے میں نتائج کے ذمہ دار ہم نہ ہوں گے۔

(مشاورت مفت) شادی! کیا مسئلہ ہے؟

شادی یا رشتے کے مسائل سے لے کر باہمی لڑائی جھگڑے، علیحدگی، طلاق، بدمزگی، سحری، عملیاتی و بندش کے اثرات اور اولاد کے نہ ہونے جیسے مسائل پر نجومی اور روحانی مشاورت کے لیے رجوع کریں..... ناز راٹھور............0331-4129343

آتشی چال

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

نقش ←

یااللہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یااللہ

۱۲۸۹	۱۳۰۲	۱۲۹۹	۱۲۹۶
۱۳۰۰	۱۲۹۵	۱۲۹۰	۱۳۰۱
۱۲۹۴	۱۲۹۷	۱۳۰۴	۱۲۹۱
۱۳۰۳	۱۲۹۲	۱۲۹۳	۱۲۹۸

یااللہ یااللہ

خاکی چال

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

نقش ←

یااللہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یااللہ

۱۲۹۶	۱۲۹۹	۱۳۰۲	۱۲۸۹
۱۳۰۱	۱۲۹۰	۱۲۹۵	۱۳۰۰
۱۲۹۱	۱۳۰۴	۱۲۹۷	۱۲۹۴
۱۲۹۸	۱۲۹۳	۱۲۹۲	۱۳۰۳

یااللہ یااللہ

صحت یابی کا حصول

مریخ تسدیس پلوٹو

	ابتداء نظر	تکمیل نظر	اختتام نظر
تاریخ	17-09-2010	19-09-2010	20-09-2010
وقت	19-51	07-43	19-32

صحت ایک ایسی نعمت ہے جو اگر میسر ہو تو آپ باقی نعمتیں بھی حاصل کر سکتے ہیں۔

آبی نقش کو تیار کر کے کسی کنواں میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ آپ ہشاش بشاش اور تندرست رہیں گے۔ بادی نقش کو اپنے بازو پر باندھ لیں۔ مزید راہنمائی اور مشکلات کے حل کے لیے آپ ادارے سے رجوع کر سکتے ہیں۔

آبی چال یااللہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یااللہ

۱۱	۸	۱	۱۴
۲	۱۳	۱۲	۷
۱۶	۳	۶	۹
۵	۱۰	۱۵	۴

نقش ←

۷۹۷	۷۹۴	۷۸۷	۸۰۱
۷۸۸	۸۰۰	۷۹۸	۷۹۳
۸۰۳	۷۸۹	۷۹۲	۷۹۵
۷۹۱	۷۹۶	۸۰۲	۷۹۰

یااللہ یااللہ

بادی چال

۱۴	۱	۸	۱۱
۷	۱۲	۱۳	۲
۹	۶	۳	۱۶
۴	۱۵	۱۰	۵

نقش ←

یااللہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یااللہ

۸۰۱	۷۸۷	۷۹۴	۷۹۷
۷۹۳	۷۹۸	۸۰۰	۷۸۸
۷۹۵	۷۹۲	۷۸۹	۸۰۳
۷۹۰	۸۰۲	۷۹۶	۷۹۱

یااللہ یااللہ

دشمن کو راستے سے ہٹانا

شمس تربیع پلوٹو

	ابتداء نظر	تکمیل نظر	اختتام نظر
تاریخ	25-09-2010	26-09-2010	27-09-2010
وقت	04-43	05-22	06-01

اس عمل کے استعمال سے دشمن کو ہر کام میں شکست کا سامنا کرنا پڑے گا۔ غیر معمولی طور پر اُس کے حالات بگڑنا شروع ہو جائیں گے اور وہ کوئی فیصلہ کرنے سے قاصر ہوگا۔ اس عمل کے استعمال سے وہ شخص یہ سمجھنے کے قابل نہ ہوگا کہ اُس کی راہ میں حائل رکاوٹوں اور شکست کی وجہ کیا ہے۔

چار آتشی نقوش تیار کریں۔ تین نقوش کو ہر منگل کے دن جس پر عمل کرنا مطلوب ہو کے گھر کے قریب جلائیں اور راکھ اس کے گھر میں ڈال دیں اور چوتھی جمعرات آخری نقش کو قبرستان میں جلائیں اور راکھ کسی سنسان یا ویران جگہ پر دفنا دیں۔

آتشی چال

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

نقش ←

یااللہ بسم اللہ الرحمن الرحیم یااللہ

۱۰۲۱	۱۰۳۵	۱۰۳۲	۱۰۲۸
۱۰۳۳	۱۰۲۷	۱۰۲۲	۱۰۳۴
۱۰۲۶	۱۰۳۰	۱۰۳۷	۱۰۲۳
۱۰۳۶	۱۰۲۴	۱۰۲۵	۱۰۳۱

یااللہ یااللہ

☆☆☆☆☆

قسط 9

حروف نورانی

تفسیر و تاثیر حروف بمعہ پُراثر و مجرب روحانی و عملیاتی بیان کے

حروف نورانی کے حوالے سے شروع ہونے والا سلسلہ جس کو ابتداء میں جلد ختم کرنے کا خیال تھا۔ قدرتی طور پر طوالت کا حامل ہوتا نظر آ رہا ہے۔ سورہ بنی اسرائیل کی ایک آیت ہے جس کے حوالے سے ذیل میں غلبہ اقتدار، کامیابی، باطل پر فتح، کامیابی و نصرت وغیرہ کے لیے ایک عمل تحریر کر رہا ہوں۔ تاہم پہلے متعلقہ آیت کو دیکھ لیں:۔

''وقل رب ادخلنی مدخل صدق و آخرجنی مخرج صدق و اجعل لی من الدنک سلطنا نصیرا (بنی اسرائیل 17-80)

اس آیت قرآنی کا مطلب و مفہوم کچھ اس طرح ہے:۔

''جہاں بھی تو لے جا سچائی کے ساتھ لے جا اور جہاں سے بھی نکال سچائی کے ساتھ نکال اور مجھ کو اپنے پاس سے ایسا غلبہ دے جس کے ساتھ تیری نصرت ہو''۔

نصرت الٰہی

آیت ہذا کے ترجمہ سے اس آیت قرآنی کی طاقت اور منفعیت بھی واضح ہو جاتی ہے۔ سو اس آیت کی بنیاد پر ایک خاص عمل ''نصرت الٰہی'' کے عنوان سے پیش کیا جا رہا ہے۔ یہ عمل جس فرد کے لیے بنایا جائے گا اس کے لیے ہی موثر ہوگا۔ اس کا طریقہ کار کچھ یوں ہے:۔

عمل کی تیاری کے لیے درج ذیل تین اُمور کی ضرورت ہے:

پہلی سطر	''وقل رب ادخلنی مدخل صدق و آخرجنی مخرج صدق و اجعل لی من الدنک سلطنا نصیرا.
دوسری سطر	نام فرد بمع والدہ (خالد اسحاق راٹھور)
تیسری سطر	حروف نورانی (ا، ل، م، ص، ر، ک، ھ، ی، ط، س، ح، ق، ن)۔

امتزاج

مندرجہ بالا تینوں سطور کا امتزاج کر لیں۔ مندرجہ بالا مثالی کوائف کی بنیاد پر یہ سطر امتزاج تشکیل پائے گی۔

وخ اق ال ل م رص ب ار اس ک دح ھ خ ای ل ق ع ن رط ی اس م ث ح: ھ ق خ ون ل راص خ ل دام ق ل ص و درا اک خ س ھ رح ی ج ا ع ن ق ط ی رس م اح خ ث ق رھ ن اج ول ص رخ م داص ق ل ر ود ک اا ھ ج س ی ع ح ع ل اط ل ق س ی رح م اق ن ث ن ل اھ دل ون م ر ک خ ص س ار ل ک ط دھ ن ای اس ع ن ح ط ص اس ی ق ح رر ق اان

کل اعداد

سطر امتزاج کے اعداد حاصل کریں۔ مندرجہ بالا مثالی سطر امتزاج کے اعداد اس طرح سے ہیں:

کل اعداد	13282
مفرد اعداد	7

احتیاط

دوران عمل سطر امتزاج استخراج کرنے میں خاص احتیاط کی ضرورت ہے۔ اسی طرح کل اعداد اور ان کے مفرد عدد کی بھی پڑتال کرلیں۔ کیونکہ سطر کافی لمبی اور حساب طوالت کا حامل ہے سو غلطی کا امکان بڑھ جاتا ہے۔

تلخیص

سطر امتزاج جو حاصل ہوا اس کی تلخیص کرلیں۔ ہمارے مثالی عمل سے جو سطر تلخیص حاصل ہوتی ہے وہ یہ ہے:

(وخ اق ل م ر د ص ب س ک ح ہ ی ع ن ط ث ج)

تکسیر خاص

پچھلی سطور میں کل اعداد کا ایک مفرد عدد حاصل کیا تھا اب اس کے استعمال کا وقت ہے۔ تلخیص شدہ سطر امتزاج کو لکھیں اور پہلے حرف سے گنتی شروع کریں۔ عدد مفرد جو اس عمل ہمیں ملا تھا وہ "7" ہے۔ سو سطر تلخیص میں اتنے ہی حروف چھوڑ کر باقی حروف سطر نیچے لکھیں اور جو حروف چھوڑے تھے ان کو نئی سطر کے آگے تحریر کریں۔ اس طرح ایک نئی سطر حاصل ہوجائے گی۔

بالکل اس طرز پر یہ عمل دہراتے جائیں، آخر کار اصول تکسیر کے مطابق اصل سطر حاصل ہوجائے گی۔ عملی مثال کے طور پر مکمل تکسیر بیان کردہ طریق کے مطابق تحریر ہے۔

وخ ا ق ل م ر د ص ب س ک ح ہ ی ع ن ط ث ج
د ص ب س ک ح ہ ی ع ن ط ث ج و خ ا ق ل م ر
ی ع ن ط ث ج و خ ا ق ل م ر د ص ب س ک ح ہ
خ ا ق ل م ر د ص ب س ک ح ہ ی ع ن ط ث ج و
ص ب س ک ح ہ ی ع ن ط ث ج و خ ا ق ل م ر د
ع ن ط ث ج و خ ا ق ل م ر د ص ب س ک ح ہ ی
ا ق ل م ر د ص ب س ک ح ہ ی ع ن ط ث ج و خ
ب س ک ح ہ ی ع ن ط ث ج و خ ا ق ل م ر د ص
ن ط ث ج و خ ا ق ل م ر د ص ب س ک ح ہ ی ع
ق ل م ر د ص ب س ک ح ہ ی ع ن ط ث ج و خ ا
س ک ح ہ ی ع ن ط ث ج و خ ا ق ل م ر د ص ب
ط ث ج و خ ا ق ل م ر د ص ب س ک ح ہ ی ع ن
ل م ر د ص ب س ک ح ہ ی ع ن ط ث ج و خ ا ق
ک ح ہ ی ع ن ط ث ج و خ ا ق ل م ر د ص ب س
ث ج و خ ا ق ل م ر د ص ب س ک ح ہ ی ع ن ط
م ر د ص ب س ک ح ہ ی ع ن ط ث ج و خ ا ق ل
ح ہ ی ع ن ط ث ج و خ ا ق ل م ر د ص ب س ک
ج و خ ا ق ل م ر د ص ب س ک ح ہ ی ع ن ط ث
ر د ص ب س ک ح ہ ی ع ن ط ث ج و خ ا ق ل م
ہ ی ع ن ط ث ج و خ ا ق ل م ر د ص ب س ک ح
وخ ا ق ل م ر د ص ب س ک ح ہ ی ع ن ط ث ج

تکسیر کے لیے تو کئی ایک طریقے استعمال ہوسکتے ہیں، لیکن اس عمل خاص، جس میں تین الگ الگ اُمور یعنی آیت، نام فرد اور حروف نورانی کو باہم یکجا کرنے کے لیے یہ طریق تکسیر استعمال کیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ طریق تکسیر بڑھوتی کا اعلیٰ درجہ رکھتا ہے۔ اس طور اس تکسیر کی موثریت اور طاقت میں غیر معمولی اضافہ ہوگا اور اس کا استعمال فرد کو حصول مقصد کے لیے خاص طور پر معاون و مددگار ثابت ہوگا۔

اعداد تکسیر

تکسیر کی طاقت سے فائدہ اٹھانے کے ساتھ ساتھ اس کے کل اعداد استخراج کرلیں اور ان کے مطابق فرد کو چار عدد مربع چالوں سے نقوش بنا کر دیں۔

مثالی تکسیر کے اعداد 32452 حاصل ہوئے ہیں اور ان کی بنیاد پر ذیل میں چاروں چالوں سے مربع نقش تحریر کیے گئے ہیں۔ ہر نقش کے چاروں اطراف تکسیر کے حروف تحریر کردیں۔

ہیں۔ عمومی حل شدہ عمل یوں ہے:

آتشی چال

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲

نقش

بسم اللہ الرحمن الرحیم					
یا اللہ	وخ اق ل م ر د ص ب س ک ح ھ ی ع ن ط ث ج				یا اللہ
وخ اق ل	۸۱۱۲	۸۱۱۵	۸۱۱۹	۸۱۰۵	وخ اق ل
م ر د ص ب	۸۱۱۸	۸۱۰۶	۸۱۱۱	۸۱۱۷	م ر د ص ب
س ک ح	۸۱۰۷	۸۱۲۱	۸۱۱۴	۸۱۱۰	س ک ح
ھ ی ع ن	۸۱۱۵	۸۱۰۹	۸۱۰۸	۸۱۲۰	ھ ی ع ن
ط ث ج					ط ث ج
یا اللہ	وخ اق ل م ر د ص ب س ک ح ھ ی ع ن ط ث ج				یا اللہ

۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

بادی چال

۱۱	۸	۱	۱۴
۲	۱۳	۱۲	۷

نقش

بسم اللہ الرحمن الرحیم					
یا اللہ	وخ اق ل م ر د ص ب س ک ح ھ ی ع ن ط ث ج				یا اللہ
وخ اق ل	۸۱۱۶	۸۱۱۲	۸۱۰۵	۸۱۱۹	وخ اق ل
م ر د ص ب	۸۱۰۶	۸۱۱۸	۸۱۱۷	۸۱۱۱	م ر د ص ب
س ک ح	۸۱۲۱	۸۱۰۷	۸۱۱۰	۸۱۱۴	س ک ح
ھ ی ع ن	۸۱۰۹	۸۱۱۵	۸۱۲۰	۸۱۰۸	ھ ی س ن
ط ث ج					ط ث ج
یا اللہ	وخ اق ل م ر د ص ب س ک ح ھ ی ع ن ط ث ج				یا اللہ

۱۶	۳	۶	۹
۵	۱۰	۱۵	۴

آبی چال

۱۴	۱	۸	۱۱
۷	۱۲	۱۳	۲

نقش

بسم اللہ الرحمن الرحیم					
یا اللہ	وخ اق ل م ر د ص ب س ک ح ھ ی ع ن ط ث ج				یا اللہ
وخ اق ل	۸۱۱۹	۸۱۰۵	۸۱۱۲	۸۱۱۶	وخ اق ل
م ر د ص ب	۸۱۱۱	۸۱۱۷	۸۱۱۸	۸۱۰۶	م ر د ص ب
س ک ح	۸۱۱۳	۸۱۱۰	۸۱۰۷	۸۱۲۱	س ک ح
ھ ی ع ن	۸۱۰۸	۸۱۲۰	۸۱۱۵	۸۱۰۹	ھ ی ع ن
ط ث ج					ط ث ج
یا اللہ	وخ اق ل م ر د ص ب س ک ح ھ ی ع ن ط ث ج				یا اللہ

۹	۶	۳	۱۶
۴	۱۵	۱۰	۵

خاکی چال

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳

نقش

بسم اللہ الرحمن الرحیم					
یا اللہ	وخ اق ل م ر د ص ب س ک ح ھ ی ع ن ط ث ج				یا اللہ
وخ اق ل	۸۱۰۵	۸۱۱۹	۸۱۱۶	۸۱۱۲	وخ اق ل
م ر د ص ب	۸۱۱۷	۸۱۱۱	۸۱۰۶	۸۱۱۸	م ر د ص ب
س ک ح	۸۱۱۰	۸۱۱۴	۸۱۲۱	۸۱۰۷	س ک ح
ھ ی ع ن	۸۱۲۰	۸۱۰۸	۸۱۰۹	۸۱۱۵	ھ ی ع ن
ط ث ج					ط ث ج
یا اللہ	وخ اق ل م ر د ص ب س ک ح ھ ی ع ن ط ث ج				یا اللہ

۶	۹	۱۶	۳

اُصول وقواعد عملیات

کیا آپ عملیات ونقوش کے میدان میں مہارت حاصل کرنے کے خواہش مند ہیں؟ عامل بننے کے خواہش مندوں اور عملیات کے مختلف شعبوں اور لاتعداد سوالات کے جوابات لیے ایک لاجواب کتاب اس کتاب کے موضوعات کے بارے میں مکمل تفصیل کے لیے کئی ایک صفحات درکار ہوں گے۔اس لیے ان کا یہاں ذکر ممکن نہیں۔مختصر طور پر یہ سمجھ لیں یہ کتاب اُن تمام سوالات کے جوابات لیے ہوئے ہے۔ جو روحانی اور عملیاتی علوم کے کسی بھی طالب کے ذہن میں پیدا ہو سکتے ہیں۔عملیات کے اُصول وقواعد پر ایک ایسی لاجواب کتاب جو اس سے قبل آپ کی نظروں سے نہ گزری ہوگی۔مصنف خالد اسحاق راٹھور کے خاص عملیات اور راہنمائی اس کتاب کا خاص خاصہ ہے۔وہ جو عامل بننا چاہتے ہیں یا علم عملیات کو سمجھنا چاہتے ہیں یا وہ جو عملیات میں مہارت حاصل کرنا چاہتے ہیں سب کے لیے اس کتاب کا مطالعہ ہر درجہ اہم ہے۔دائرۃ البروج کے 360 درجات کے حوالے سے ہر ہر درجے کے خصوصی اعمال اس کتاب کا خاص حصہ ہیں۔اس کتاب میں چھوٹے بڑے قریباً سات سو(700) عنوانات قائم کیے گئے ہیں۔علم عملیات،نقوش،تعویذات اور علوم مخفی کے شعبے سے تعلق رکھنے والے ہر طالب علم اور ماہر فن کے لیے راہنما کتاب۔

۱۰	۵	۴	۱۵

مقصد عمل

اس حوالے سے یہ بات واضح ہو کہ وہ تمام لوگ جو مختلف مسائل کا شکار ہوں، اِن کے کام رُکے ہوں،ایک کے بعد دوسرا مسئلہ سامنے آجاتا ہو، آگے بڑھنے یا جدوجہد کرنے کی ہمت جواب دے چکی ہو، باوجود کوشش اور محنت کے کاروبار آگے نہ بڑھتا ہو یا نوکری میں ترقی نہ ہوتی ہو،علاج کے باوجود صحت یابی نہ ہوتی ہو یا کمزوری ہو یا کسی بھی وجہ سے معاشرے یا خاندان میں فرد کی عزت خطرے میں ہو،فرد قرض میں جکڑا ہوا اور ادائیگی کی کوئی صورت نظر نہ آتی ہو،کوئی بھی کام یا مقصد ہو جو پورا ہونے میں نہ آتا ہو اس کے حل کے لیے اس عمل سے کام لے سکتے ہیں۔جس بھی کام میں بندش یا سحری اثرات کے باعث رکاوٹ ہو اس عمل سے اس مشکل کا حل نکل آئے گا۔شادی رُکی ہو، رشتہ یا اولاد نہ ہوتی ہو تب بھی اس عمل سے مستفید ہو سکتے ہیں۔بہرحال اس مقصد سے ہزار ہا کام لیے جا سکتے ہیں یہ بس آپ کی وسعت نظر اور سمجھ ہے جو جتنی بلند ہوگی اتنا ہی اس عمل کی خصوصیت آپ پر آشکار ہوتی جائیں گی۔مسلسل آپ کو اس کو نئے نئے فوائد اور استعمال کی جگہ نظر آئے گی۔

طریقہ استعمال

جب استعمال کی جگہ لامحدود ہیں تو پھر اس کا طریقہ استعمال بھی از خود لامحدود ہوگا۔بنیادی طریقہ یہ عمل تیار کرنے کا یہی ہے جو تحریر کر دیا۔تکسیر جو تیار ہو اس کو متعلقہ فرد کو مسئلہ کے مدنظر دھونی یا پینے یا دیگر حسب ضرورت طریق سے استعمال کرنے کے لیے کہہ سکتے ہیں اور اسی طور متعلقہ نقوش کو استعمال کر سکتے ہیں۔

خاص بات

گو کہ سارا عمل بتا بھی دیا اور تحریر بھی کر دیا ہے لیکن ایک بات کی دوبارہ وضاحت ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ یہ عمل ہر فرد کے لیے الگ الگ تیار ہوگا۔اس عمل میں میرا نام استعمال ہوا ہے اس لیے یہ کسی اور کے لیے فائدہ مند نہیں ہوگا۔جس کے لیے بھی عمل تیار کرنا ہے اس کا اور اس کی والدہ کا نام شامل عمل کر لیں۔باقی بس خیر ہے۔اللہ بہتری فرمائے اور قارئین راہنمائے عملیات کو اپنے نیک اور مثبت مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے۔آمین۔

تحریر و تحقیق: خالد اسحاق راٹھور۔

شرف زحل

زحل دائرۃ البروج میں حرکت کرتے ہوئے اپنے شرفی برج میں داخل ہو چکا ہے۔ شرف و سعادت سے بھرا یہ نجومی و عملیاتی وقت 30 سال کے بعد آتا ہے۔ سو اس طاقت و روقت سے مستفید ہونا صاحب علم افراد کی شدید خواہش ہوتی ہے۔

شرف زحل کے حوالے سے موثر ترین روحانی و عملیاتی اعمال کا بیان

سطور ذیل میں بالترتیب اُن نقوش و الواح کو بیان کیا جا رہا ہے جو ادارہ ''راہنمائے عملیات'' طویل عرصے سے تیار کر رہا ہے اور اِن کی موثریت مسلمہ امر ہے۔ راہنمائے عملیات کے ہر قاری کے لیے اِن الواح کے بیان کا مقصد یہ ہے کہ اگر وہ اس سعد گھڑی سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو پھر ان نقوش و الواح کو خود تیار کر لیں اور اگر اُن کو عملیات کی سمجھ نہیں تو ادارہ ''راہنمائے عملیات'' سے اِن الواح و نقوش کو حاصل کر سکتے ہیں۔

لوح شرف و اوج زحل

زمانہ قدیم سے زائچے میں طاقت ور ترین عامل کی حیثیت رکھنے والا زحل جب حالت شرف یا اوج میں ہوتا ہے تو درج ذیل امورات میں موثر مانا جاتا ہے۔

لوحِ شرف زحل

زحل کے ناقص اثرات کے خاتمے کے لیے یہ لوح خاص طور پر تیار کی جاتی ہے۔ ساڑھ ستی کے لیے بھی مفید۔ جب چلتے کام رکنے لگ جائیں اور کام ہوتے ہوتے رہ جائیں، تو سمجھ لیں کہ آپ کو اس لوح کی ضرورت ہے۔ بہت سے لوگ ایک کے بعد دوسرے مسئلہ کا شکار رہتے ہیں۔ ایک مصیبت سے جان چھوٹی تو دوسری میں گرفتار ہو گئے۔ مسائل اور پریشانیوں کا انبار، کاموں کا نہ ہونا، ہر مسئلہ میں رکاوٹ اور التواء اور اِن دیکھے ہاتھوں کا ہوتے کاموں کو روک دینا جیسے مسائل کے لیے اس لوح کا استعمال مفید اور موثر ثابت ہوگا۔ مختلف قسم کی ناکامیوں اور پریشانیوں سے تحفظ کے لیے حد درجہ موثر ہے۔ اس کے علاوہ وہ لوگ جو بڑے پیمانے پر کاروبار کرتے ہیں، بڑے پلازے اور عمارتیں بناتے ہیں یا وہ لوگ جو اپنے کاروبار اور کاموں کو استحکام دینے کے خواہش مند ہوں اور ایک طویل عرصہ کے لیے کامیابی کے خواہاں ہوں ان کے لیے بھی یہ لوح حد درجہ موثر ہے۔ غرضیکہ ہر وہ کام جس میں آپ غیر معمولی اور طویل عرصہ تک کامیابی چاہتے ہوں کے لیے بھی یہ لوح حاصل کر سکتے ہیں۔

شرف یا اوج کسی بھی کوکب کا ہو، اثرات تو اس کے متعلقہ کوکب کے حوالے سے ہوتے ہیں لیکن اس کی موثریت اپنی جگہ اہم اور مستند خیال کی جاتی ہے۔ کوکب کا شرف یا اوج میں ہونا اس کے تحت تیار کردہ عملیات کو اثر انداز اور کامیاب بنا دیتا ہے۔ اس حوالے سے جو نقش تیار کیا جاتا ہے ذیل میں بمعہ چال دیا جا رہا ہے۔

چال زحل بادی

۱۱	۸	۱	۱۴
۲	۱۳	۱۲	۷
۱۶	۳	۶	۹
۵	۱۰	۱۵	۴

نقش زحل

یاباعث یا حکیم یا علی

۵۶۲	۵۵۹	۵۵۲	۵۶۵
۵۵۳	۵۶۴	۵۶۳	۵۵۸
۵۶۷	۵۵۴	۵۵۷	۵۶۰
۵۵۶	۵۶۱	۵۶۶	۵۵۵

یا اللہ یا واسع — یا اللہ یا راسم

وہ جو عملیات کی سمجھ رکھتے ہیں خود یہ نقش تیار کرلیں اور جو ادارے سے طلب کرنا چاہیں درج ذیل ہدیہ ارسال کر کے اس نقش ولوح سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

ھدیہ

چاندی		تانبا		کاغذ	
خصوصی	عمومی	خصوصی	عمومی	خصوصی	عمومی
4000	2000	2300	1200	2200	700

لوح زحل برائے اپاؤ

رجعت ونحوست زحل

زحل کی رجعت ونحوست اپنے اندر ایسا اثر رکھتی ہے کہ ہر صاحب علم اِن کو مانتا اور سمجھتا ہے۔ سطور ذیل میں اس حوالے سے واقع ہونے والے اثرات کا بیان ہے تا کہ ہر فرد سمجھ سکے کہ کیا وہ تو نہیں زحل کی رجعت ونحوست کا شکار ہے۔

ایسے تمام افراد جن کی زندگی میں تاخیر، التواء اور رکاوٹیں ایک لازمی امر ہے تو وہ یہ بات جان لیں کہ ان کے پیدائشی زائچہ میں زحل کا حالت رجعت/نحوست میں ہونا بھی اسی طرح لازم ہے۔ غربت اور تنگ دستی کے شکار لوگ بھی رجعت/نحوست زحل کے تحت آتے ہیں۔ وہ تمام افراد جو کسی نہ کسی طرح زمین کی خرید وفروخت یا ایسا کوئی بھی شعبہ جو زمین سے منسلک ہو، میں ہیں اور ان کو اپنے شعبہ میں خاطر خواہ کامیابی کی بجائے خاطر خواہ نقصان ہو تو ان کو بھی اس بات کو سمجھ لینا چاہیے کہ زحل ان کے زائچہ پیدائش میں حالت رجعت/نحوست میں ہے۔ خاص طور پر ان افراد کو خصوصی طور پر لوح رجعت/نحوست زحل کی ضرورت ہے جن کی زندگی میں ٹھہراؤ کی کمی ہو اور اہم معاملات مستقل بنیادوں پر حل نہ ہوتے ہوں۔ سو آج ہی ادارہ سے رابطہ کر کے لوح رفع رجعت/نحوست زحل بنوائیں اور زندگی کے امتحانوں کو ثابت قدمی سے پار کرتے جائیں۔

اس حوالے سے نقش تیار کرنا نسبتاً مشکل کام ہے کیونکہ اس قسم کے نقش میں صرف شرفی یا اوجی طاقت ہی نہیں مدنظر رکھی جاتی بلکہ دیگر نجومی کلیات کو مدنظر رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ عملیاتی سمجھ بوجھ بھی بہت ضروری ہے جو کہ اوسط درجے کے عامل یا نجومی کے بس میں نہیں۔

سطور ذیل قارئین راہنمائے عملیات کے لیے وہ خاص نقش بمعہ چال تحریر ہے۔ جو مہارت رکھتے ہیں تیار کر سکتے ہیں۔

نقش زحل (رجعت ونحوست)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا قائم یا رافع یا شکور

۸۴۷	۸۴۴	۸۳۷	۸۵۰
۸۳۸	۸۴۹	۸۴۸	۸۴۳
۸۵۲	۸۳۹	۸۴۲	۸۴۵
۸۴۱	۸۴۶	۸۵۱	۸۴۰

یا حکیم یا باقی — یا حکیم یا غنی

چال زحل بادی

۱۱	۸	۱	۱۴
۲	۱۳	۱۲	۷
۱۶	۳	۶	۹
۵	۱۰	۱۵	۴

ھدیہ

چاندی		تانبا		کاغذ	
خصوصی	عمومی	خصوصی	عمومی	خصوصی	عمومی
5500	3000	3000	1800	2500	1300

سہ جہتی طلسم زحل

یہ طلسم بنیادی طور پر تین الگ الگ امورات کی بنیاد پر بنایا گیا ہے۔ اس لیے اس کو ''سہہ جہتی طلسم'' کا نام دیا گیا ہے۔ یہ طلسم تین امورات پر مشتمل ہے:

1- پہلا حصہ قدیم ترین عددی نقش پر مشتمل ہے، جو قدیم اقوام نے عددی حوالے سے عطارد سے منسوب کیا ہے۔ اس کی درست تاریخ یا زمانہ نامعلوم ہے۔

2- دوسرا حصہ ایک خاص طلسماتی شکل ہے جو نامعلوم زمانوں سے زحل سے منسوب ہے اور اس کے طلسم کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

3- تیسرا حصہ اُن اسماء الحسنی پر مشتمل ہے جو اس نقش کے چہار اطراف شامل کیے گئے ہیں۔ یہ اسماء زحل سے متعلق معاملات کے حل کے حوالے سے لیے گئے ہیں۔

ان تینوں امورات نے مل کر اس سہہ جہتی طلسم زحل کو ایک ایسا شاہکار بنا دیا جو غیر معمولی روحانی، عملیاتی، طلسماتی اور اسلامی قوتوں کو لیے ہوئے ہے۔

نقش زحل (سہہ جہتی زحل)

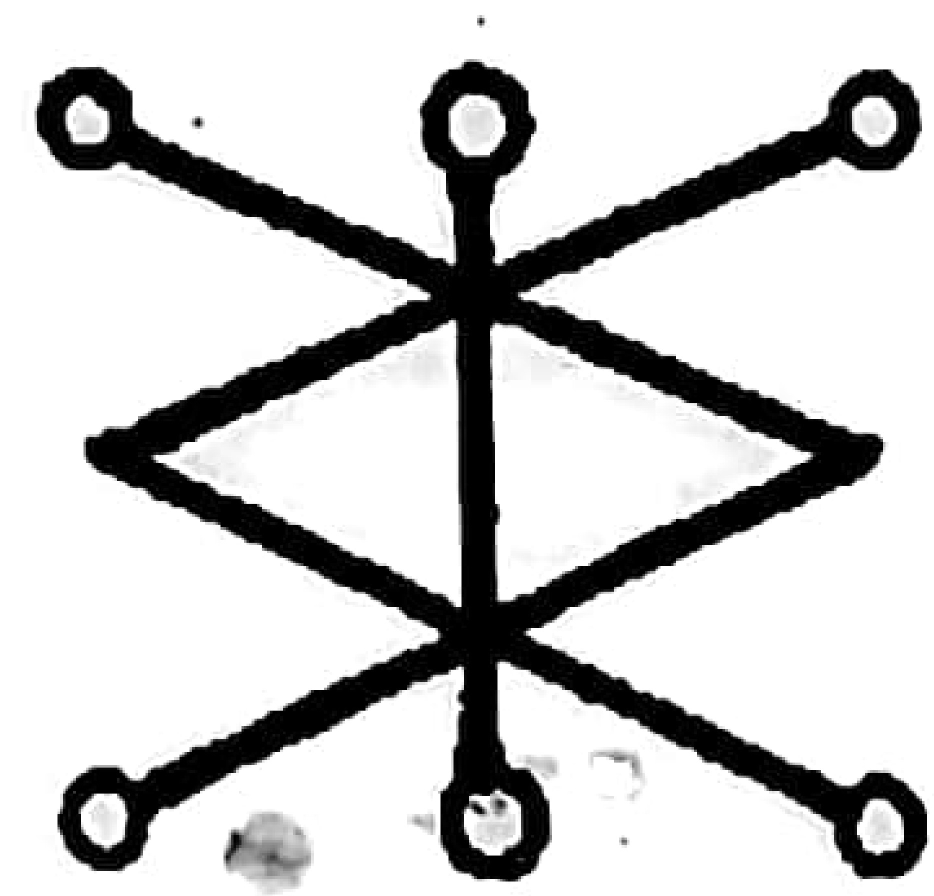
یا اللہ یا عزیز یا باقی یا وارث

۴	۹	۲
۳	۵	۷
۸	۱	۶

یا اللہ یا واسع یا وکیل یا ملک

یا اللہ یا واسع یا وکیل یا ملک

طلسم زحل جو مندرجہ بالا نقش کی پشت پر بنے گا۔



یہ سہہ جہتی طلسم زحل کن کن کاموں میں موثر ہے اس کا بیان ذیل میں دیا گیا ہے۔

اس طلسم کے خاص فوائد میں یہ بات شامل ہے کہ وہ نحس کواکبی سحری، جادو یا دیگر اثرات جو عرصہ دراز سے فرد پر طاری ہوں ان کا مداوا کیا جا سکتا ہے۔ ایسی نحوستیں جو طویل عرصہ سے فرد کو متاثر کر رہی ہیں اور علاج کی کوئی صورت سامنے نہ آتی ہو اس کے علاج کے لیے موثر ہے۔ ساڑھ ستی اور نحوست زحل کے خاتمہ کے لیے بھی یہ موثر ہے۔ بڑی عمارتیں جیسا کہ پلازے یا ملٹی سٹوری بلڈنگیں یا بڑے بڑے گھر یا بڑے حویلی نما مکان یا شاندار جگہ وغیرہ جو سب کی نظر میں آئے' ان کو رد بلا اور سحری و نحس اثرات سے محفوظ رکھنے کے لیے یہ طلسم استعمال کیا جا سکتا ہے۔ بڑی عمر کے افراد یا بڑی عمر اور صاحب حیثیت افراد کے لیے بھی مفید ہے۔ وہ افراد جو کسی مزمن مرض کا شکار ہوں ان کے لیے بھی یہ طلسم موثر و مفید ثابت ہوگا۔ یہ طلسم خاص طور پر ان لوگوں کے لیے بھی بہت موثر اور ہر لحاظ سے سود مند ہے جو علوم مخفی کے حصول میں سرگرداں ہیں۔ عملیات' نجوم' سحر' پامسٹری' جفر' رمل' حاضرات اور ایسے تمام علوم سے متعلق لوگوں کے لیے یہ طلسم ان کی روحانی اور مخفی قوتوں کو ترقی دینے اور ان کی قوت و علم میں اضافہ کا باعث ہوگا۔ اور وہ لوگ جو اپنی ذات یا ادارہ کو دوسرے لوگوں کی نظر میں موثر و معتبر بنانے کے خواہش مند ہیں ان کو بھی اس قدیم اور خفیہ طلسم کی قوتوں سے فائدہ اُٹھانا چاہیے۔

هدیه الواح سهه جهتی سعبه کواکب

	کاغذ		تانبا		چاندی	
	عموی	خصوصی	عموی	خصوصی	عموی	خصوصی
فی طلسم	1600	2700	2000	3000	3000	4000
کواکب کا اکٹھا	4500	5500	6500	8000	11000	16000

نقش زحل نورانی

راہنمائے عملیات میں حروف نورانی کے حوالے سے مختلف کواکب سے متعلق نقوش دیئے گئے تھے، جن کو قارئین کی ایک بڑی تعداد نے پسند بھی کیا اور استعمال بھی اور ان کی موثریت کی تعریف بھی کی۔ سو زیر بحث عمل بحوالہ زحل ذیل میں دیا جا رہا ہے۔

اس حوالے سے ذیل میں تیار شدہ نقوش پیش کیے جارہے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ ہر کوکب سے منسوب تکسیر نورانی بھی دی گئی ہے۔ تاکہ آپ اگر کسی فرد کو اس کے مسئلے کے حل کے مطابق تکسیر زعفران سے لکھ کر استعمال کے لیے دینا چاہیں تو ایسا کرنے میں آسانی رہے۔ یعنی محبت، بیماری یا سحر وغیرہ کے مسائل میں فرد کو یہ پینے کے لیے دی جاسکتی ہے۔ اس کے علاوہ اس تکسیر کو فلیتہ وغیرہ بنانے کے کام بھی لایا جاسکتا ہے، جو کہ سحر، ردنظر اور ضرورت کے دیگر کاموں میں استعمال ہوسکتا ہے۔ دراصل یہ عامل کی ذہانت اور سائل کے مسئلہ پر کہ اس کو کس طرح اور کس طور استعمال کیا جائے۔ سو ہر فرد اپنی اپنی سمجھ اور ضرورت کے مطابق اِن نقوش اور تکسیر وغیرہ کو استعمال کرسکتا ہے۔ سو سب سے پہلے زحل سے منسوب نقش زحل نورانی اور پھر تکسیر زحل نورانی دی جارہی ہے۔

تکسیر زحل

اال ب م ج ص د ر ا ک ب ھ ج ی د ع اط ب ہ ج س د ح اق ب ن ج
ج ان اب ل ق ب ام ح ج د ص س د ج ر ہ اب ک ط ب اھ ع ج د ی
ی ج د اج ن ع اھ ب ال ب ق ط ب ک اب م اح ہ ج ر د ج ص د س
س ی د ج ص د ج اد ج ر ن ج ع ہ اح ھ اب م اب ل اب ک ق ب ط
ط س ب ی ق د ک ج ب ص اد ل ج ب اا د م ج ب ر ان ھ ج ح ع اہ
ہ ط اس ع ب ح ی ج ق ھ د ن ک اج ر ب ب ص ج ام ذ د ل اج اب
ب ہ اط ج اا س ل ع د ب د ح م ی اج ج ق ص ھ ب د ب ن ر ک ج ا
اب ج ہ ک ا ر ط ن ج ب اد اب س ھ ل ص ع ق د ج ب ج د اح ی م
م ای ب ح ج اہ د ک ج اب ر ج ط د ن ق ج ع ب ص ال د ھ اس ب
ب م س اا ی ھ ب د ح ل ج اا ص ہ ب د ع ک ج ج ق ان ب د ر ط ج
ج ب ط م ر س د اب ان ی اھ ق ب ج د ج ح ک ل ع ج د اب اہ ص
ص ج ہ ب اط ب م ا ر د س ج د ع ال ب ک اح ن ج ی د اج ھ ب ق
ق ص ب ج ھ ہ ج ب اا د ط ی ب ج م ن اح ر اد ک س ب ج ل د اع
ع ق اص د ب ل ج ج ھ ب ہ س ج ک ب د اا ر د ح ط ای ن ب م ج
ج ع م ق ب ان ص ی د اب ط ل ح ج د ج ر ھ اب اہ اس د ج ب ک
ک ج ب ع ج م د ق س ب اا ہ ن اص ب ی اد ھ ا ر ب ج ط د ل ج ح
ح ک ج ج ل ب د ع ط ج ج م ب د ر ق اس ھ ب د اا ای ہ ب ن ص ا
اح ص ک ن ج ب ج ہ ل ی ب اد اع اط د ج ب ج ھ م س ب اد ق ر
ر اق ح د ص ا ک ب ن س ج م ب ھ ج ج ہ ب ل ج ی د ب ط اا د ع ا
ا ر ع اد ق اح اد ط ص ب اد ک ی ب ج ن ل س ب ج ہ م ج ب ج ھ
ھ اج ر ب ع ج ام د ہ ق ج اب ح س ال د ن ط ج ص ب ب ی ا ک د
د ھ ک اا ج ی ر ب ب ع ص ج ج اط م ن د د ہ ل ق اج س اح ب
ب د ح ھ ا ک س اج اا ج ق ی ل ر ہ ب د ب د ب ن ع م ص ط ج اج
ج ب اد ج ح ط ھ ص ام ک ع س ن اب ج د اب اد ج ب ق ہ ی ر ل
ل ج ر ب ی اہ د ق ج ب ح ج ط د ھ اص ب اا م د ک ج ع ب س ان
ن ل اج س ر ب ب ع ی ج ا ک ہ د د م ق اج اب ب ح ص ج اط ھ د
د ن ھ ل ط اا ج ج س ص ر ح ب ب ب ب ع ای ج ج اا ق ک م ہ د د
د د ن ہ ھ م ل ک ط ق اااا ج ج ج س ی ص ا ر ع ح ب ب ب ب
ب د ب د ب ن ح ہ ع ھ ر م ال ص ک ی ط س ق ج اج اج ا
اب ج د اب ج د اب ج ن ق ح س ہ ط ع ی ھ ک ر ص م ل ا
اال ب م ج ص د ر ا ک ب ھ ج ی د ع اط ب ہ ج س د ح اق ب ن ج

چال و نقش زحل

چال

١١	٨	١	١٤
٢	١٣	١٢	٧
١٦	٣	٦	٩
٥	١٠	١٥	٤

نقش

بسم اللہ الرحمن الرحیم					
یا اللہ	ا ب ج د				یا اللہ
ا	۵۵۰۸	۵۵۰۴	۵۴۹۷	۵۵۱۱	ا
ب	۵۴۹۸	۵۵۱۰	۵۵۰۹	۵۵۰۳	ب
ج	۵۵۱۳	۵۴۹۹	۵۵۰۲	۵۵۰۶	ج
د	۵۵۰۱	۵۵۰۷	۵۵۱۲	۵۵۰۰	د
یا اللہ	ا ب ج د				یا اللہ

ساعت عمل

بالحاظ اصول جس کوکب کا شرف یا اوج ہو اس کی ہی ساعت میں عمل تیار کرنا مفید ہوتا ہے تاہم اگر نجوم کی سمجھ ہو تو دیگر ساعتوں میں بھی کام کیا جاسکتا ہے۔ تاہم متعلقہ کوکب کی ساعت میں کام کرنا آسان اور محفوظ راستہ ہے۔

بخور و خوشبو

رال، میعہ سائلی، مرچ سیاہ، رال لوبان، دارچینی، زعفران، عود، خس اور

باقی صفحہ 44 پر.........

قسط نمبر 14

طب نبوی

اکرام الدین

قسم کے وہم سے ہزاروں مسلمان گمراہ ہو جاتے ہیں اور وہ سمجھنے لگتے ہیں کہ اسلام کی وجہ سے ہم پر تنگی آئی ہے۔ حالانکہ وہ شیطانی اثر ہوتا ہے۔

زخم اور پھوڑے پھنسی کی دعا

علاج:

اگر کسی شخص کے کسی قسم کا زخم یا پھوڑا پھنسی ہو جائے تو اس کو چاہیے کہ اول شہادت کے انگلی زمین پر رکھے اور پھر اُٹھا کر اس زخم پر رکھے اور یہ دُعا پڑھے:-

بسم الله تربة ارضنا بريقة بعضنا يشفي سقيمنا باذن ربنا.

شروع اللہ کے نام سے زمین کی مٹی ہم میں سے کسی کے تھوک کے ساتھ مل کر ہمارے رب کے حکم سے شفا بخشتی ہے۔

ہر روز یہی عمل کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ تندرست ہو جائے گا۔ مسلم اور دوسری کتابوں میں حضرت عائشہؓ سے یہ روایت درج ہے اور بعض دوسری احادیث میں ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ میں جب سے مسلمان ہوا ہوں اس وقت سے میرے بدن میں درد رہتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ درد کی جگہ پر ہاتھ رکھ کر تین بار بسم اللہ اور سات بار اعوذ بالله وقدرته من شر ما اجد و احاذر پڑھو۔

فائدہ:

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب انسان اچھی راہ اختیار کرتا ہے تو بعض اوقات شیطان بیماری کی شکل میں جسم انسانی میں گھس جاتا ہے، تا کہ وہ شخص پھر اسی طرح گمراہ ہو جائے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو بچا لیا۔ اس

طاعون اور وبا کا علاج

علاج:

بعض احادیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

> ''طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم'' صحت و علاج کے حوالے سے ایک خاص اور نمایاں موضوع ہے۔ مضامین کا یہ سلسلہ قرآنی آیات اور احادیث نبوی ﷺ کے حوالے سے راہنمائی کرے گا۔

طاعون ایک قسم کا عذاب ہے جو بنی اسرائیل اور گزشتہ امتوں پر بھیجا گیا تھا اس لیے جب آدمی کو معلوم ہو کہ فلاں جگہ طاعون یا وَبا نازل ہوئی ہے تو اس جگہ نہیں جانا چاہیے اور اگر وبا اس جگہ نازل ہو جس جگہ وہ رہتا ہو تو وہاں سے بھاگے نہیں۔

فائدہ:

حدیث کا مفہوم ہے کہ وبا بھی ایک طرح کا عذاب ہے جو گناہوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے، جب معلوم ہو کہ فلاں شہر میں وَبا ہے وہاں پر نہیں جانا چاہیے کیونکہ قصداً اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا جائز نہیں ہے۔ اگر اس جگہ وَبا آئے جس جگہ تم رہتے ہو تو وہاں سے بھاگنا نہیں چاہیے۔ کیونکہ تقدیرِ الٰہی سے بھاگنا بھی بہتر نہیں ہے بلکہ بعض احادیث میں ہے کہ وبا سے مرنا ہر مسلمان کے لیے شہادت ہے اور بعض احادیث کا مضمون ہے کہ طاعون اور وبا، شیطان اور جنات کا نشتر ہے یعنی جنات انسان کے جسم میں

نشتر یعنی کونچا لگاتے ہیں جس کی وجہ سے انسان کے جسم میں زہر پھیل جاتا ہے اور انسان مرنے لگتے ہیں۔

فائدہ:

اطباء کے نزدیک وبا کی حقیقت یہ ہے کہ ہوا زہریلی اور خراب ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے جسم انسانی میں زہر دخل ہو کر پھیل جاتا ہے اور لوگ مرنے لگتے ہیں۔ اس حدیث اور اطباء کی رائے میں لوگوں نے اس طرح تطبیق دی ہے کہ وبا کبھی تو ہوا کے زہر کی وجہ سے آتی ہوگی اور کبھی جنات کے کونچا دینے سے۔

لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وبا کا ایک سبب بتایا ہے جس کا تعلق وحی سے ہے (اور جو عقل سے بلند چیز ہے) یعنی وبا جنات کے اثر سے آتی ہے۔ دوسری وجہ جو اطباّ نے بیان کی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ذکر نہیں فرمایا۔ واللہ اعلم۔

اور بعض علماء نے اس سلسلے میں یہ جواب دیا ہے کہ وبا اگر ہوا زہریلی ہونے کی وجہ سے آتی ہے تو پھر کوئی بھی جاندار زندہ نہ رہتا کیونکہ ہوا کا اثر تو ہر جاندار پر ہوتا ہے۔ لیکن مشاہدہ یہ ہے کہ وبا سے سب جاندار نہیں مرتے بلکہ بعض مرتے ہیں اور بعض نہیں مرتے۔ اس بات سے معلوم ہوا کہ ہوا کے فساد کی وجہ سے وبا نہیں آتی بلکہ حقیقت وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی کہ جنات کے کونچہ سے ہی وباء آتی ہے اس پر کوئی یہ اعتراض کرے کہ اللہ تعالیٰ کی اس میں کیا حکمت ہے کہ وبا لانے کے لیے جنوں کو ہی مقرر کیا اور کوئی دوسری چیز مقرر نہیں فرمائی تو اس کا جواب یہ ہے کہ وبا جب آتی ہے تو اکثر گناہوں کی وجہ سے آتی ہے۔ خصوصاً حرام کاری اور زنا کے سبب سے زیادہ آتی ہے اور انسان کی عادت ہے کہ ان گناہوں کو بر سرِ عام نہیں بلکہ لوگوں سے چھپ کر کرتا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان پر دشمن بھی چھپے ہوئے یعنی جنات کو مسلط کیا ہے اور اگر کوئی شخص کہے کہ حرام کام تو چند ہی لوگ کرتے ہیں تو پھر ساری بستی اور شہر پر کیوں نازل ہوتی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ کشتی کو ایک ہی آدمی ڈبوتا ہے جس کی وجہ سے سارے کشتی سوار ڈوب جاتے ہیں۔ اگر سب لوگ ڈبونے والے کو منع کریں تو کشتی بچ جاتی ہے۔ اسی طرح بستی اور شہر کے لوگ گنہ گار کو گناہ کرنے سے روکیں تو وہ گناہ سے بچ سکتا ہے، اور اس کی وجہ سے بستی عذاب سے بچ سکتی ہے اور حدیث شریف میں یہ جو فرمایا ہے کہ جس جگہ وبا ہو اس جگہ مت جاؤ

اور اگر تمہاری جگہ پر وبا آ جائے تو وہاں سے مت بھاگو۔ اس کے متعلق اگر کوئی کہے کہ منع کرنے کی کیا ضرورت تھی تو اس کا جواب یہ ہے کہ جان بوجھ کر ایسی جگہ جانا جہاں وبا ہو اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے جس کے متعلق حق تعالیٰ نے اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے۔

لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ

یعنی اپنے تئیں خود کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔

اسی لیے ایسی جگہ جانے سے منع فرمایا گیا۔

اور یہ جو ارشاد ہے کہ جس جگہ وبا ہو وہاں سے بھاگو بھی نہیں تو اس میں یہ حکمت ہے کہ وباؤں سے بہت سے لوگ بیمار ہو جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں اگر بھاگنا درست ہوتا تو تندرست لوگ سب بھاگ جاتے اور بیمار اُن کے پیچھے تڑپتے رہ جاتے، کیونکہ ان کا کوئی خدمت کرنے والا نہ رہتا۔

دوسری حکمت اس میں یہ ہے کہ صبر و توکل کی عادت ہو جائے کہ کوئی تکلیف ہو جائے تو برداشت کی قوت پیدا ہو۔

تیسری حکمت اس میں یہ ہے کہ اگر کوئی شخص وبا کی جگہ سے بھاگ کر دوسری جگہ چلا جاتا ہے اور وہاں وہ بچ جاتا ہے تو اس کو یہ یقین ہو جاتا کہ میں اگر وہاں سے نہ بھاگتا تو میں بھی ان کے ساتھ ہلاک ہو جاتا۔ اور یہ عقیدہ ایسا ہے کہ اس سے آدمی شرکِ خفی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تم جہاں کہیں بھی ہو گے موت تمہیں آ گھیرے گی اس سے معلوم ہوا کہ وبا کی وجہ سے بھاگنے میں کوئی فائدہ نہیں ہے۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ وبا کی وجہ سے بھاگنے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لیے منع فرمایا ہے کہ وبا کی حالت میں زیادہ حرکت کرنا از رُوئے طب درست نہیں ہے۔ چنانچہ

روحانی مشورے

اب تک اس کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ ہر گھر میں اس کتاب کا ہونا مفید ثابت ہوگا۔ یہ کتاب آپ کو بازاری عاملوں سے بچانے، بہتر اور درست راہنمائی کرنے کا باعث ہوگی۔ اس کتاب میں انسانی زندگی سے متعلق قریباً ایک ہزار امور و مسائل کے حل کے بارے میں اسماء الحسنیٰ کے حوالے سے آسان اور مجرب اعمال کا ذکر کیا گیا ہے۔ یہ اعمال ایسے ہیں کہ علم عملیات کے بنیادی اصولوں سے نابلد فرد بھی توجہ دینے سے ان سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ یہ کتاب درج ذیل حصوں پر مشتمل ہے۔

1) روحانی مشورے و اعمال 2) برکات بسم اللہ
3) حروف کی روحانی و عملیات تفسیر و تاثیر
4) بخاری اور ترمذی سے رسول ﷺ کی دعائیں اور روحانی علاج
5) استخارے اور اسم اعظم جیسے امور بھی اس کتاب میں زیر بحث آئے ہیں۔

اطباء نے لکھا ہے جو شخص وَبا سے محفوظ رہنا چاہتا ہے تو اس کو چاہیے کہ وبا کے دنوں میں غذا کم کھائے اور جسم کی زائد رطوبات کو کسی تدبیر سے خشک کرے اور ریاضت و غسل سے پرہیز کرے، کیونکہ خراب فضلات اس سے جوش میں آتے ہیں اس لیے ان دنوں میں سکون و آرام سے رہے تاکہ زیادہ حرکت کی وجہ سے فضلات جوش میں نہ آئیں اور یہ وباء سے بچا رہے اس سے ثابت ہوا کہ آنحضرت ﷺ کا منع کرنا بھی وبا کے علاج میں سے ایک علاج ہے۔ گویا اس حدیث شریف میں جسمانی، روحانی دو علاج بتائے گئے ہیں۔ رُوحانی علاج تو صبر و توکل ہے۔ اور جسمانی علاج حرکت نہ کرنا اور سکون سے رہنا ہے۔ واللہ اعلم۔

اور معلوم ہونا چاہیے کہ وبا میں شہادت کا درجہ اس لیے ہے کہ یہ بھی کافر جنات سے جہاد ہے۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ وبا تمہارے دشمن جنات کا کونچا ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وبا لانے پر شیاطین مقرر ہیں اور جو جنات مسلمان ہیں وہ ہمیں نہیں ستاتے۔ جس طرح مسلمانوں کو کافر انسانوں سے جہاد میں بھاگنے کا حکم نہیں، اسی طرح کفار جنات سے بھی بھاگنے کو منع کیا ہے، اور یہ سب ہی جانتے ہیں کہ جہاد میں مرنے والے کو شہادت کا بلند مرتبہ دیا جاتا ہے۔ اسی طرح وَبا میں مرنے والے کو بھی شہادت کا درجہ دیا جائے گا۔ وَبا کیونکہ گناہ ہونے کی وجہ سے آتی ہے اور گناہ آدمی سے شیاطین کرواتے ہیں اس لیے وَبا لانے پر بھی شیاطین ہی کو مقرر کیا گیا تاکہ جن کے کہنے سے گناہ کرتے ہیں، انہی کے ہاتھوں ان کی ہلاکت بھی ہو تاکہ لوگوں کو اچھی طرح معلوم ہو جائے کہ جو شخص کسی کے کہنے سے اپنے اللہ کی نافرمانی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسی کو اس پر مسلط فرما دیتا ہے اور اسی کے ہاتھوں نافرمان کو ہلاک کر دیتا ہے۔

اس لیے گناہوں سے حتی الامکان بچنا چاہیے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جس قوم میں زنا رواج پا جائے تو اس قوم میں موت عام ہو جاتی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وبا کو دور کرنے کا بڑا علاج توبہ و استغفار کی کثرت ہے اور سکنجبین و گلاب کے شربت کی بجائے دعا کا شربت پینا چاہیے۔ حدیث میں ہے کہ جو شخص استغفار اپنے اوپر لازم کرلے گا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو ہر غم اور دکھ سے نجات عطا فرمائے گا۔ بعض احادیث میں ہے کہ نازل شدہ بلائیں اور جو بھی نازل نہیں ہوئیں وہ سب بلائیں دعا سے ٹل جاتی ہیں۔ وبا کے دنوں میں صدقات و خیرات زیادہ کرنا چاہیے۔ حدیث میں ہے کہ خیرات حق تعالیٰ کے غصہ سے بچاتی ہے۔ ان دنوں میں آلو بخارہ کے دانوں کی جگہ سبحان اللہ کے دانوں کو منہ میں رکھے۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ سبحان اللہ کہنا اللہ کے عذاب سے محفوظ رکھتا ہے۔

اطباء نے کہا ہے کہ وبا کے زمانہ میں عطر، عنبر، مشک وغیرہ کا سونگھنا بہت مفید ہے جبکہ علماء نے کہا ہے کہ عطریات کے جگہ ان دنوں میں درود شریف کی کثرت کرے تو اس کے حق میں زیادہ مفید ہے۔ حدیث میں ہے کہ درود شریف غم کو دور کر دیتا ہے۔ درود شریف کے علاوہ **لاحول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم** کو بھی لازم سمجھے، کیونکہ حدیث میں ہے کہ لاحول ایک سو بیماریوں کی دوا ہے۔ ان دنوں میں نمازیں بھی خوب پڑھنا چاہیں، کیونکہ حدیث میں ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی غم پیش آتا تو نفل نماز کثرت سے پڑھا کرتے تھے اور ان دنوں میں کافور کی بجائے تقویٰ کی بُو سونگھا کر، تاکہ اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ تمام وباؤں سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

یہ علاج جو اوپر ذکر ہوئے یہ تو رُوحانی اور اصلی علاج تھے۔ لیکن تھوڑے سے جسمانی علاج بھی از روئے طب بیان کیے جاتے ہیں:۔

جاری ہے:.......

51

طلسمی جواہرات

نیلم

کسی بھی پتھر یا جواہر کے اصل ہونے یا جو نام اس کو دیا جا رہا ہے وہی ہونے کی حقیقی تحقیق تو جواہرات کا کام کرنے والا ہی کر سکتا ہے۔ عام طور پر لوگ اِس حوالے سے جوہری یعنی سونے کے زیورات کا کام کرنے والے سے رجوع کرتے ہیں کہ جو بالکل بے فائدہ اور بے مقصد ہے۔ یہ لوگ بھی عام لوگوں کی طرح ہوتے ہیں اور جواہرات کی شناخت کے معاملے میں اِن پر انحصار نہیں کیا جا سکتا۔ زیورات کا کام کرنے والے بھی جوہری کہلاتے ہیں، اس لیے یہ دھوکہ ہوتا ہے۔

جیسے جیسے دنیا ترقی کرتی جا رہی ہے دو نمبر کے پتھر و جواہر بنانے کا کام بھی ترقی کر گیا ہے۔ پہلے تو لوگ ذاتی حیثیت میں جعل سازی کرتے تھے اب اس کے لیے با قاعدہ لیب اور فیکٹری وغیرہ وجود میں آ گئے ہیں بلکہ کئی ممالک میں تو با قاعدہ طور پر یعنی قانونی طور پر اصل جواہر کی نقل تجارتی طور پر تیار اور فروخت کی جاتی ہے۔ سو حتمی طور پر اس حوالے سے کچھ کہنا ممکن نہیں۔ تاہم اس مضمون کا اصل مقصد یہ ہے کہ قارئین کو ایسی معلومات فراہم کرنے کی کوشش کی جائے جس کے تحت وہ ممکنہ دھوکہ سے محفوظ رہ سکیں۔

کسی بھی جواہر کی خرید کے وقت ذیل میں تحریر کردہ امور کو مدنظر رکھنا عام طور پر دھوکہ دہی سے بچنے کا باعث ہوگا:-

-1 قیمت
-2 سائز اور قیمت
-3 رنگت
-4 چمک دمک
-5 ساخت

1) قیمت

ایک عام اور نفسیاتی سا امر ہے۔ عموماً جب قیمتی جواہرات کی نقل بنائی جاتی ہے تو بازار میں کم قیمت پر فروخت کی جاتی ہے۔ سوا گر قیمتی پتھر مثلاً ہیرا، یاقوت، پکھراج یا دیگر کوئی بھی قیمتی پتھر سستے داموں مل رہا ہے تو جان لیں

"پتھر اصل ہے یا نقل"

اس کے اصل ہونے میں شبہ ہے۔

اصل پتھر کم قیمت پر درج ذیل صورتوں میں ہی مل سکتا ہے۔

-- فروخت کنندہ کو رقم کی ضرورت ہو اور اس لیے سستا فروخت کر رہا ہے، لیکن ایسا ہوتا نہیں۔ کیونکہ جوہری بھوکا تو مر سکتا ہے پتھر سستا فروخت نہیں کر سکتا۔ اس کے لیے یہ بھی موت ہے۔

-- فروخت کنندہ کے پاس چوری یا فراڈ کا مال ہے۔ جس کو جلد از جلد نکالنے میں دلچسپی رکھتا ہے۔

-- پتھر دو نمبر کا ہے۔ اصل نہیں۔

-- پتھر میں کوئی ایسی ذاتی یا خاصی ہے جو عام فرد کی سمجھ سے برتر ہے۔

2) سائز اور قیمت

کوئی فرد جب قیمتی جوہر یا پتھر جو دیکھنے میں بڑا یا وزن میں زیادہ ہے اس کو عام قیمت سے کم پر دے رہا ہے تو بھی آپ کو محتاط ہو جانا چاہیے، پتھر اصل اور سائز میں بڑا ہو تو اس کی قیمت اِسی کوالٹی کے چھوٹے پتھر سے بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ یعنی پتھروں کی قیمت کے حوالے سے اصول یہ ہے کہ ایک ہی کوالٹی، رنگ، روپ اور نسل کے پتھر ہوں تو چھوٹا سستا اور بڑا کافی

مہنگا ہوگا۔ پتھروں کے کام میں سبزی والا معاملہ نہیں ہوتا کہ زیادہ لیں تو سستی ہو جائے گی۔ پتھر بڑا ہوتا جائے گا تو بغیر کسی نسبت تناسب سے اس کی قیمت بڑھتی جائے گی۔ کچھ دن قبل ایک صاحب آئے کہ مالی حالات کی تنگی کا شکار ہوں، حل بتائیں۔ جناب کی انگلیوں میں دو عدد پتھر تھے جو کم و بیش پونے انچ سے انچ کے درمیان سائز کے تھے، میں نے ان سے پوچھا جناب کیا آپ کو پتھروں کی پہچان ہے اور یہ جو پتھر آپ نے پہن رکھے ہیں ان کی نوعیت کیا ہے؟ سائل نے جواب دیا کہ یہ دونوں پتھر میں نے ایک صاحب اعتماد سے خرید کیے ہیں۔ ایک نیلم اور دوسرا پکھراج ہے۔ ان میں سے ایک ''ایک ہزار'' اور دوسرا ''بارہ یا تیرہ سو'' کا ہے۔

اب دیکھیں ان معاملات میں پتھر کی پہچان کی ضرورت ہی نہیں۔ عقل سلیم اگر ہے، تو یہی کافی ہے۔ اصل نیلم جو شفاف بھی ہو اور سائز میں اس قدر بڑھا ہو آج کے دن اوپر لکھی قیمت سے دس گنا کا بھی ملے تو اصل نہیں ہوگا۔ سو کچھ باتیں ایسی ہوتی ہیں جن کا تعلق عقل یا عام سمجھ بوجھ کے ساتھ ہوتا ہے۔ سو معاملات طے کرتے ہوئے عقل کو حاضر رکھنے کی کوشش کریں۔

3) رنگت

رنگت کے حوالے سے دو امر بہت اہم ہیں ایک تو پتھر کی اصل رنگت ہے دوسرا آج کل ایک سسٹم چلا ہوا ہے جو کہ ہے تو پرانا لیکن از سر نو یہ فراڈ ہو رہا ہے۔ اس میں پتھر کا اصل رنگ تو کچھ اور یا ملا جلا ہوتا ہے، لیکن اس پر اصل جواہر کا رنگ چڑھا دیا جاتا ہے اور یوں تمام کا تمام پتھر یک رنگ اور یک جان نظر آتا ہے اور بلحاظ قیمت و نوعیت غیر معمولی حیثیت کا حامل ہو جاتا ہے۔

بطور مثال زمرد کو لیں۔ عام طور پر یا سستے زمرد میں ایک پتھر میں بہت سے رنگ ہوتے ہیں جو سفید مائل سبزی سے لے کر سبز، گہرا سبز اور سیاہی مائل سبز تک ہوتے ہیں۔ ایک ہی پتھر کے اندر اتنے رنگ پتھر کو بدنما اور انتہائی کم قیمت بنا دیتے ہیں۔ اس کا آسان حل بعض لوگوں نے یہ نکالا ہے کہ اس پر سبز رنگ چڑھا دیا اور یوں تمام پتھر ایک رنگ کا ہو گیا۔ تاہم اس طرح کا رنگ اگر بہت زیادہ مہارت سے نہ کیا گیا ہو تو دیکھنے میں خوشنما نہیں لگتا اور اگر ایک دفعہ بھی اصل پتھر دیکھا ہو تو اس کو پہچان کرنا زیادہ مشکل نہیں ہوتا۔ یہ صرف زمرد کی کہانی نہیں تمام پتھروں کے ساتھ یہ دو نمبری کی جاتی ہے۔

اس کام میں مہارت کے بہت زیادہ معیار ہیں اور ماہر ترین افراد عام شیشے کو بھی رنگ کر قیمتی پتھروں کی شکل دے دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ نیلم جیسا قیمتی پتھر بھی شیشے کو رنگ دے کر بنایا جاتا ہے۔

اس کاریگری کی ایک قسم یہ ہے کہ بنیاد کے طور پر اصل پتھر سے ملتا جلتا سستا پتھر لے لیا جاتا ہے اور اس کو رنگ کر قیمتی پتھر کی شکل میں ڈھال دیا جاتا ہے، ماہیت کی یہ تبدیلی ہزاروں سے لاکھوں روپے کا فرق ڈال سکتی ہے اور معمولی نوعیت کے دھوکے سے لے کر نا قابل برداشت دھوکے کا باعث بن جاتی ہے۔

پتھروں کے رنگوں کے حوالے سے ایک اور بات جو قابل ذکر ہے وہ ان کے اصل رنگ اور اصل رنگ سے فرق کسی نایاب رنگ کے باعث قیمت میں فرق کا باعث بنتی ہے۔

بطور مثال دیکھیں پکھراج کو عام طور پر کرسٹل خیال کیا جاتا ہے۔ اسی طرح مون سٹون کو سفید دودھیا تحریر کیا جاتا ہے، حالانکہ پکھراج کے بھی کئی رنگ اور دیگر پتھروں کے بھی متعدد رنگ ہیں۔ اب پکھراج کو ہی لے لیں۔ پنک رنگ کا پکھراج یا نیلے رنگ کا پکھراج عام پکھراج سے کافی قیمتی ہوتے ہیں۔ لیکن جعل ساز عام پکھراج کو رنگ کر پنک رنگت دے کر اس کو فروخت کر دیتے ہیں۔ سو عام رنگ کی بجائے کسی خاص رنگ کا جواہر خریدتے ہوئے حد درجہ محتاط رہنا چاہیے۔ کیونکہ ان کے اندر دھوکہ دہی کا خطرہ نسبتاً زیادہ ہوتا ہے۔ یعنی جتنا غیر معمولی رنگ ہوگا اتنا دو نمبر مسئلہ سامنے آنے کا اندیشہ ہوگا۔

4) ساخت چمک دمک

اصل جواہرات میں سے کچھ ایسے ہیں جو کہ خاص چمک دمک نہیں رکھتے اور کچھ ایسے ہیں جو چمک دمک رکھتے ہیں۔

لیکن مارکیٹ میں ایسے دو نمبر کے پتھر ہیں جو دیکھنے میں، دل موہ لینے والے، حیران کن یا زبردست چمک دمک لیے ہوئے ہوتے ہیں اور دیکھنے میں اصل پتھر سے بھی اچھے لگتے ہیں۔ سو پتھر خریدتے ہوئے فیصلہ صرف اس کی چمک دمک پر نہیں کرنا چاہیے اور اگر اس میں سے کوئی خاص چمک دمک نکل رہی ہے تو پھر اس کو قیمتی سمجھ کر خریدنے سے قبل اس کے نقل ہونے کے بارے میں ضرور سوچیں۔ لالچ یا پتھر کا خوشنما لگنا ہی کافی نہیں بلکہ دھوکہ دہی کی طرف ایک دل و دماغ پر غالب آنے والا فعل ہے۔

کیا نقلی پتھر مفید ہے؟

ایک سوال اور سامنے آتا ہے کہ کیا ایسا نقلی پتھر جو اصل کی ہو بہو تصویر

ہو فائدہ مند ہوسکتا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ جو خواص اصل پتھر کے ہیں وہ نقل کے نہیں ہو سکتے۔ اس لیے نقلی پتھر کی بجائے ہمیشہ اصل پتھر استعمال کرنا چاہیے اور اگر زیادہ قیمتی پتھر خریدنے کی اجازت جیب نہ بھی دے تب بھی نقل پتھر استعمال نہیں کرنا چاہیے۔ بلکہ ہلکی یا کم قیمت کا یا کم درجے کا پتھر استعمال کرلینا چاہیے جو ہو اصل۔

اگر اصل ہو لیکن اعلیٰ درجے کا نہ ہو تب بھی اس کے اثرات ہوں گے۔ گو اثرات کی طاقت وہ نہیں ہوگی جو اعلیٰ قسم کے جوہر کی ہوگی۔ تاہم یہ حقیقت ہے کہ اس کے اثرات ہوں گے اور وہ مفید بھی ثابت ہوگا۔

نقلی پتھر ایسے ہی ہے جیسے آپ نے پلاسٹک یا چیز رنگ کر کے پہن لی۔ فیشن یا خوش نمائی کی حد تک تو ٹھیک ہے۔ لیکن بالحاظ اثرات اس کے بے فائدہ ہونے میں کوئی شک نہیں۔

جواہرات کے حوالے سے اس طرح کے چند اور موضوعات ہیں جن کا احاطہ کرنا قارئین کے آنے والے سوالوں کی روشنی میں ضروری ہے۔ سو ”راہنمائے عملیات“ پڑھتے رہیں اور معلومات کے خزانوں سے مستفید ہوتے رہیں۔

جناب عکرمہؓ

عکرمہؓ کا چہرہ خوشی سے دمک اٹھا اور انہوں نے کہا ”اے اللہ کے رسول ﷺ اللہ کی قسم! آج سے پہلے اللہ کی راہ سے اللہ کے بندگان کو باز رکھنے کے لیے جتنا مال میں خرچ کرتا ہوں، اب آج کے بعد سے اللہ کی راہ میں اس سے دگنا خرچ کروں گا، اور آج سے پہلے اللہ کے دین سے روکنے کے لیے جتنی قوت سے لڑتا رہا، آج کے بعد سے اس سے دوگنی طاقت کے ساتھ اللہ کی راہ میں لڑوں گا“۔

اس روز مسلمانوں کی جماعت میں ایک ایسے شخص کا اضافہ ہوا جو میدان کارزار میں ایک شیر دل شہسوار اور مسجدوں میں ایک عابد شب زندہ دار اور قاری قرآن تھا۔ وہ قرآن کریم کو اپنے چہرے پر رکھ کر اللہ کے خوف سے روتے ہوئے بڑے والہانہ انداز میں کہتے ”کتاب ربی.... کلام ربی“۔

رومیوں کے خلاف معرکہ یرموک میں تلوار کی نیام توڑ کر پھینک دی اور ننگی تلوار لے کر ان کی صفوں میں گھس گئے۔ یہ دیکھ کر جناب خالد بن ولیدؓ نے فوراً ان کے پاس پہنچ کر کہا ”عکرمہ! ایسا نہ کیجیے۔ اپنی جان کو خطرے میں نہ ڈالیے۔ آپ کا قتل ہوجانا مسلمانوں کے لیے ناقابل برداشت اور ناقابل تلافی سانحہ ہو گا“۔ لیکن جناب عکرمہؓ نے ان سے کہا ”خالد! ہٹ جاؤ۔ میرا راستہ نہ روکو۔ صحبت رسول ﷺ سے استفادہ اور خدمت اسلام میں تم کو میرے اوپر سبقت حاصل ہے۔ میں اور میرا باپ رسول اللہ ﷺ کے کٹر مخالف تھے اور میں آخر دم تک اس مخالفت پر قائم رہا، اس لیے صحبت رسول ﷺ کا شرف میرے حصے میں بڑی تاخیر سے آیا۔ مجھے چھوڑ دو۔ آج میں گذشتہ کوتاہیوں اور محرومیوں کی تلافی کرلینا چاہتا ہوں... پھر قدرے توقف کے بعد فرمایا ”میں بہت سے مواقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جم کر لڑا۔ کیا آج رومیوں کے مقابلے میں راہ فرار اختیار کرلوں؟ ایسا کبھی نہیں ہو سکے گا“۔ پھر انہوں نے مسلمانوں کو پکارا ”موت پر کون بیعت کرتا ہے؟“۔

ان کی پکار پر تقریباً چار سو مسلمانوں نے بیعت کی۔ اور خونریز جنگ کی۔ آخر جب مسلمانوں کی عظیم الشان فتح کا آفتاب طلوع ہوا تو یرموک کی زمین پر تین مجاہد زخموں سے چور پڑے تھے۔ شدت تشنگی سے بے تاب جناب حارثؓ نے پانی مانگا۔ پانی ان کو پیش کیا جارہا تھا، جناب عکرمہؓ نے ان کی طرف دیکھا۔ جناب حارثؓ نے پہلے ان کو پانی پلانے کا اشارہ کیا اور جب پانی ان کے پاس لے جا گیا تو جناب عیاشؓ نے اس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا۔ جناب عکرمہؓ نے اشارہ کیا کہ پہلے ان کی پیاس بجائی جائے اور جب پانی پلانے والے ان کے قریب گئے تو دیکھا کہ وہ اس سے بے نیاز ہو چکے ہیں۔ جب وہ پلٹ کر پہلے دونوں صحابیوں کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ وہ لوگ بھی آب کوثر سے اپنی پیاس بجھا چکے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان سب لوگوں سے راضی ہو اور انہیں حوض کوثر سے اس طرح سیراب کرے کہ اس کے بعد انہیں تشنگی محسوس نہ ہو اور انہیں جنت الفردوس کی سرسبزی و شادابی مرحمت فرمائے۔ آمین۔

56

زحل کی انگلی

دست شناسوں کے لیے یہ انگلی ہمیشہ سے درد سر کا باعث رہی ہے۔ شاید ہی جسم کے کسی اور حصے کے بارے میں بیان کرنے میں اس قدر دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہو۔ دست شناسی کے مصنفین نے روایتی دست شناسی کی تشریح کے خلاف اس لیے کچھ نہیں لکھا، بلکہ چپ سادھ رکھی ہے کیونکہ خود ان کے پاس اس مفہوم کے علاوہ کوئی تسلی بخش جواب موجود نہیں ہے۔

خون، بجلی کی کڑک، چمک اور تمام شیطانی پیشن گوئیاں زحل کے گرد حصار کی طرح جمع کر دی گئی ہیں۔ اس طرح خود زحل کی خاصیت اور کردار ملفوف ہو کر رہ گیا۔

حتیٰ کہ (Heron-Allen) نے بھی اس کا بھیانک، سنسنی خیز اور ڈرامائی قسم کا تاثر برقرار رکھتے ہوئے کہا ہے۔

''اگر انگشت زحل کی پہلی پور لمبی ہو تو توہم پرستی اور غم والم کی علامت ہے۔ اگر یہ پور بہت ہی زیادہ طویل ہے تو موت کی طرف غیر صحت مندانہ رجحان کو ظاہر کرے گی!

ایک ایسے کمزور ہاتھ میں جس کا انگوٹھا چھوٹا ہو، یہ خودکشی کی مظہر ثابت ہوگی۔ اگر دوسری پور باقی پوروں کی مناسبت سے طویل ہے تو اس سے زرعی اور مشینی قسم کے پیشے کی جانب ذہنی رجحان اور اگر جوڑ نمایاں ہوں تو علم حساب اور سائنسی سے محبت ظاہر ہوتا ہے۔

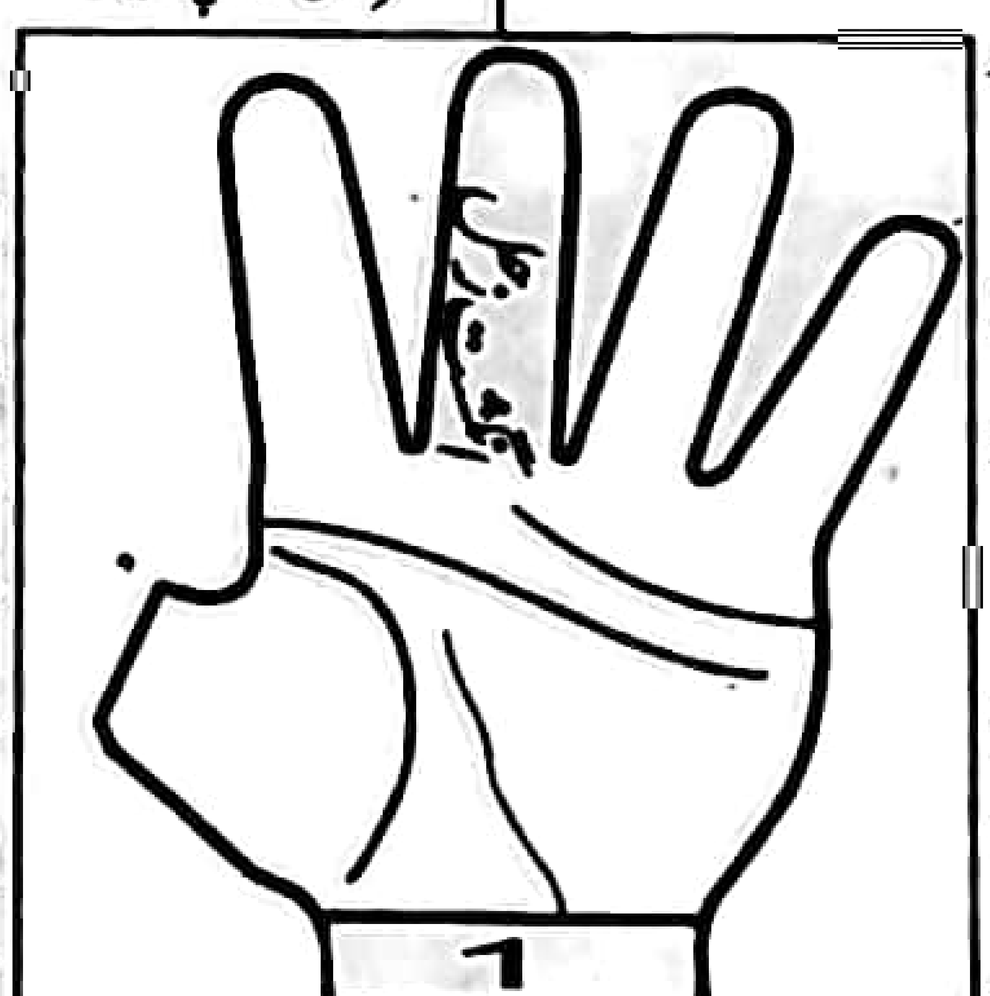
انگلی ہموار ہو تو اس دوسری پور کا نمایاں ہونا پُراسرار علوم کی طرف رغبت ظاہر کرتا ہے جبکہ تیسری پور انتہائی لمبی اور بڑی ہو تو طمع و لالچ کا اظہار ہوتا ہے''۔

اس مضمر مفہوم کی وضاحت بڑا ہی پیچیدہ کام ہے لیکن قدیم نظریے سے یہ چیز سامنے آتی ہے کہ زحل کا ''غیر صحت مندانہ سیارہ'' آدمی میں شیطانی خصوصیات پیدا کرتا ہے۔

انگشت زحل کے اصل مفہوم کو سمجھنے کے لیے ہمیں ماضی کے جھروکوں

آپ کی انگشت زحل کیا کہتی ہے؟

میں جھانک کر اس سیارے کو نجوم سے متعلق اس کے لوازمات کے ساتھ انفرادی طور پر دیکھنا ہوگا۔



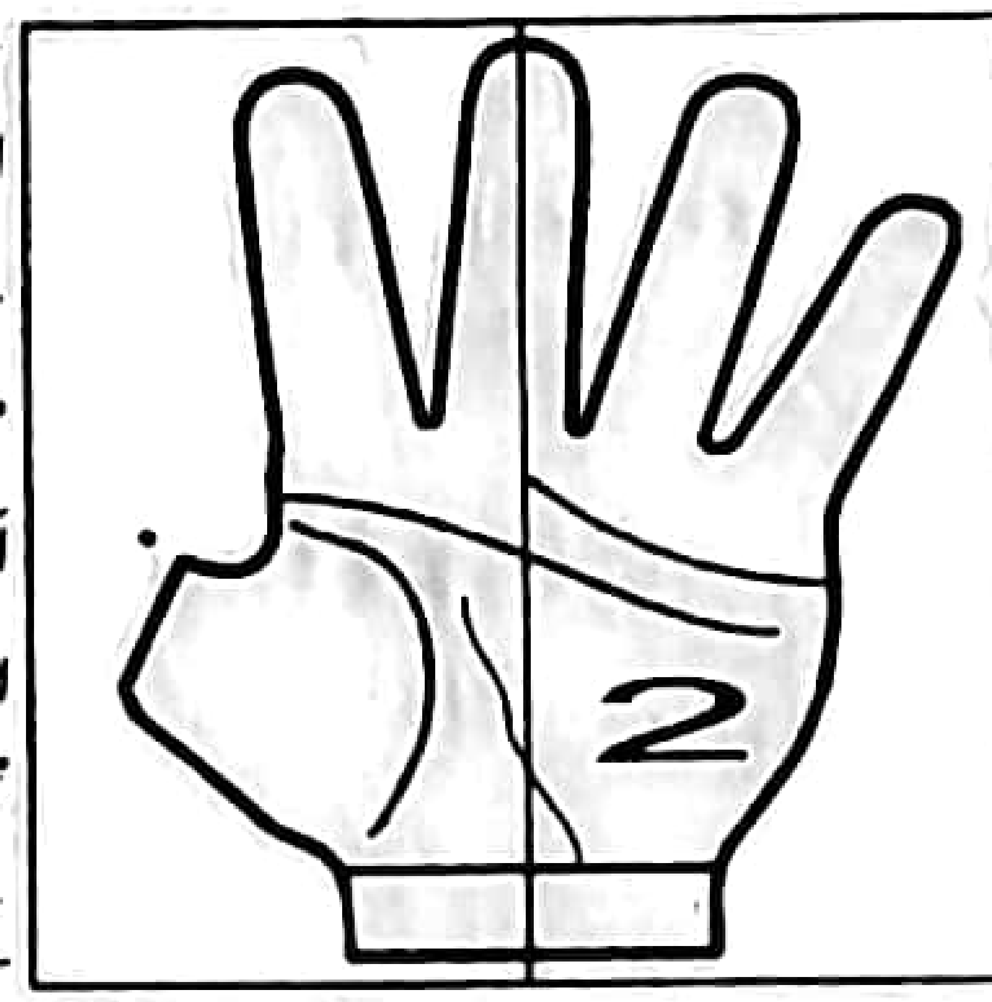
اٹلی کے لوگ جب غیر مہذب اور وحشی تھے اس وقت ان کی دیومالا میں زحل کو (Coelus) اور Gaia (زمین کی دیوی) کا بیٹا سمجھا جاتا تھا۔ اس دور میں زحل ایک عملی اور منفعت بخش دیوتا کے رُوپ میں ظاہر ہوا اور اس کے دور حکومت کو مسرتوں اور سکون کے سنہری دور کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ زحل کی یہ تصویر کیرونوی کے موجودہ مفہوم کی ناخوش گوار تصویر سے گہرا تعلق رکھتی ہے کیونکہ انگشت زحل توازن اور ہم آہنگی کی انگلی تصور کی جاتی ہے۔

ہاتھ کا ابتدائی تجزیہ کرتے وقت ہم نے دیکھا تھا کہ زحل کی انگلی ہاتھ کے اس درمیانی حصے میں واقع ہے جس کا تعلق شعوری اور لاشعوری پہلوؤں سے ہے۔ یہ ایک اہم بات ہے کہ غیر معمولی حد تک طویل انگشتِ زحل غیر

57

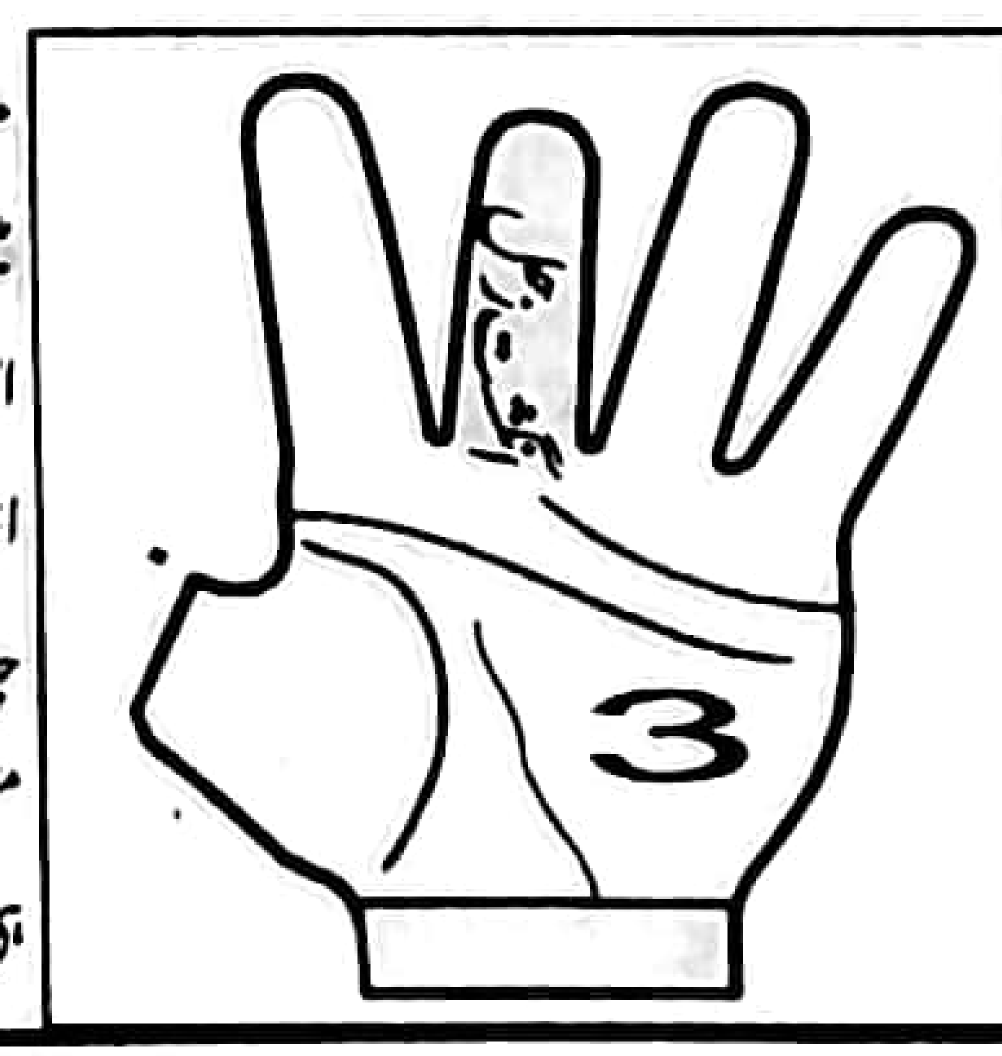
معمولی ذہین افراد کے ہاتھ میں ہی دکھائی دیتی ہے۔اس کے علاوہ اس انگلی سے کسی فرد کی اُس ذہانت کا علم ہوتا ہے جو اپنی خشکی کے باعث اُسے دنیا سے الگ تھلگ کر دیتی ہے۔ایک ایسا دانش فروش جو ماضی کی تاریخ کی جزیات تک سے آگاہ ہوتا ہے، حال سے بے نیازی کے سبب محفوظ طریقے سے سڑک کو بھی پار نہیں کر سکتا۔

جہاں انگشت زحل دکھائی دیتی ہے وہ دو دنیاؤں کا مقامِ اتصال ہے۔ باالفاظِ دیگر اسے توازن کی انگلی کہا جا سکتا ہے۔ اس صورت حال میں، ایک مفکر کی حد تک اس انگلی کو انا اور جبلی تحریر (فطری جذبہ) کے درمیان ایک ریفری کی حیثیت حاصل ہے، جو کہ ایک سنتری کی طرح کھڑا پورے ہاتھ کے معاملات کی نگرانی کر رہا ہے۔



مندرجہ بالا مثال میں ذہانت کے اس غیر معمولی عمل سے اس شخص کی پوری زندگی عدم توازن کی حالت میں مبتلا ہو جاتی ہے۔اس طرح نا قابلِ گرفت معاملات جنم لینے لگتے ہیں۔

عام طور سے طویل انگشت زحل عدم توازن کی حالت کو ظاہر کرتی ہے۔غیر معمولی حد تک طویل زحل کی انگلی جسے اگر میں نے دیکھا ہے تو فکر و عمل میں تضاد کے مریض ہی کے ہاتھ میں دیکھا ہے۔لیکن اس بات کو زیادہ اہمیت نہیں دینی چاہیے، کیونکہ غیر متوازن حالت شاذ ہی اس قدر طاقتور



ہوتی ہے۔

مختصر انگشت زحل (شکل نمبر-3) عام طور سے ایسے افراد کے ہاتھ میں دکھائی دے گی جو غیر معمولی ذہانت کی بجائے وجدانی کیفیت کے حامل ہوتے ہیں۔آرٹسٹ قسم کے لوگ اس کی مثال ہیں۔خصوصی طور پر یہ بات اور بھی مسلم ہو جاتی ہے جبکہ اس انگلی کا سرا بھی نوکدار ہو۔

زحل کا تعلق آنتوں کی خرابی سے بہت گہرا ہے، عام طور سے یہ خرابی صفرے کی زیادتی کے باعث پیدا ہوتی ہے۔ان داخلی امراض کے لیے Spier نے خارجی نشانیاں ظاہر کی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

زیریں پور خاص طور سے موٹی اور بالائی پور کا جھکاؤ اپالو کی انگلی کی جانب ہو تو یہ داخلی امراض خاص طور سے لاحق ہوتے ہیں۔یہ دونوں ہی علامتیں آنتوں کی خرابیوں کا رجحان ظاہر کرتی ہیں۔ان سے بذات خود بیماری کا اظہار نہیں ہوتا۔

☆☆☆☆☆